ہفت روزہ

ترجمانِ اسلام
لاہور

نگرانِ اعلیٰ
مولانا مفتی محمود

۲۹ دسمبر تا ۴ جنوری ۶۹ء

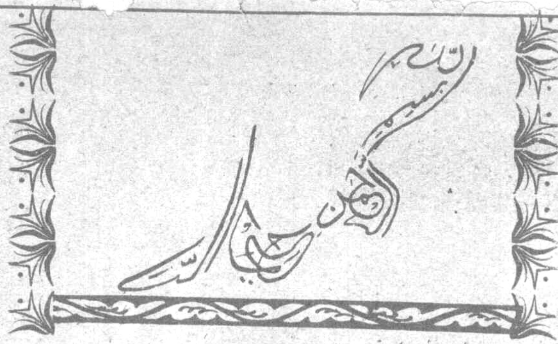
شمارہ ۵۲

قیمت : ایک روپیہ

حاکمانہ انداز کے ساتھ حکیمانہ طرز کی بھی ضرورت ہوتی ہے

مولانا اجمل کی تقریر

گورنر صاحب فرقہ وارانہ فساد روکیے



کون ہے کائنات کا مالک — اے خدا اے خدا فقط تو ہے
انبیاء اولیا ترے محتاج — خلق کا آسرا فقط تو ہے

○

تیرے دم سے ہے چاند میں ٹھنڈک — اور خورشید میں حرارت ہے
روشنی کائنات میں ہر سُو — تیری تنویر سے عبارت ہے

○

ذات تیری عظیم و اعلیٰ ہے — اور ادنیٰ پہ بھی کریم ہے تُو
بخششیں بے حساب ہیں تیری — ہر گنہگار پر رحیم ہے تُو

○

تیرا دربار ہے جہاں آکر — ہر غریب و امیر جُھکتا ہے
اپنی اپنی ضرورتیں لے کر — بادشاہ و فقیر جُھکتا ہے

در ترا وہ درِ اجابت ہے — جس سے ہر اک مُراد ملتی ہے
کوئی دل بھی ٹٹول کر دیکھیں — اس میں تیری ہی یاد ملتی ہے

اپنی ہر ایک آرزو کے لئے
تجھ کو حاجت روا سمجھتا ہوں
کوئی مشکل ہو دین و دنیا کی
تجھ کو مشکل کشا سمجھتا ہوں

علیم ناصری



اقتصادی - گول میز کانفرنس

پاکستان قومی اتحاد کے سربراہ مولانا مفتی محمود نے ملتان جمعیۃ علماء اسلام کے دفتر میں ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا ہے کہ ملک کی اقتصادی مشکلات پر قابو پانے کے لئے تمام سیاسی پارٹیوں کی گول میز کانفرنس بلائی جائے تاکہ گرانی، اشیائے صرف کی نایابی اور دوسرے پیداواری مسائل کے بارے میں صحیح طور پر منصوبہ بندی کی جاسکے۔ انہوں نے کہا کہ میں ملکی سیاست اور انتخابات کے موضوع پر گول میز کانفرنس بلانا درست نہیں سمجھتا۔

اس حقیقت سے انکار نہیں کیا جاسکتا کہ وطن عزیز کو اس وقت اقتصادی اعتبار سے صحیح منصوبہ بندی کی ضرورت ہے۔ صحیح منصوبہ بندی کے ذریعہ ہی موجودہ گرانی و نایابی پر قابو پایا جاسکتا ہے اور پیداواری مسائل کا رُخ درست سمت کی طرف موڑا جاسکتا ہے۔

اس سلسلے میں ہر سیاسی جماعت بلند بانگ دعوے کرتی ہے اور ہر جماعت کے ماہرین اقتصادیات نت نئے پروگرام اور خوشخبریاں عوام کو اپنے اقتدار میں آنے کی شرط کے ساتھ سناتے رہتے ہیں۔ وہ بار بار یہ دعوے کرتے رہتے ہیں کہ اگر ہم برسر اقتدار آگئے تو فوراً اس ملک میں دودھ اور شہد کی نہریں بہہ نکلیں گی۔ ہر طرف خوشحالی و فارغ البالی کا دور دورہ ہوگا اور ہر شخص شاداں و فرحاں نظر آئے گا۔

خصوصاً قومی اتحاد سے نکل کر جانے والی جماعتوں نے آسمان سر پر اٹھا رکھا ہے۔ یہ جماعتیں اپنے نو بہ نو اور تازہ بہ تازہ منشور انوکھی نرالی ترامیم کے ساتھ پیش کرتی رہتی ہیں تاکہ عوام کی ہمدردیاں حاصل کی جاسکیں جبکہ ضرورت اس امر کی ہے کہ یہ جماعتیں کوئی ایسا غیر مبہم اور واضح لائحہ عمل اور قابل عمل پروگرام سامنے لائیں جس پر گامزن ہو کر ملکی اقتصادی مسائل حل کئے جاسکیں۔ اگر ملکی اقتصادی مسائل پر غور و خوض کرنے کی غرض سے گول میز کانفرنس کے انعقاد کی ذمہ داری حکومت قبول کرتے ہوئے اس کا اہتمام کر دے تو اس کا ایک فائدہ یہ بھی ہوگا کہ بلند بانگ دعوے کرنے والی جماعتیں اگر کوئی واضح پروگرام پیش نہ کرسکیں تو عوام میں ان کے دعووں کی قلعی کھل جائے گی اور یہ حقیقت مزید کھل کر سامنے آجائے گی کہ ناقابل فہم دعوے کرنے والے صرف اور صرف گفتار کے غازی ہیں۔

ہمارے ملک میں یہ فیشن بن گیا ہے کہ جو بھی جماعت اور لیڈر عوام میں آتا ہے وہ غریبوں کی خیر خواہی کا دعویٰ کرتا ہے اور ملکی اقتصادیات کا رونا روتا ہے اور در پردہ عزائم سیاسی ہوتے ہیں۔ اب گول میز کانفرنس بلانے کا مطالبہ کرنے والے حضرات کو چاہیئے کہ وہ مولانا مفتی محمود کی تجویز کا خیر مقدم کرتے ہوئے اس کی تائید کریں اور اپنے عمل سے یہ ثابت کردیں کہ واقعی وہ اقتصادی مسائل کو حل کرنے کی صلاحیت اپنے اندر رکھتے ہیں۔



جلد نمبر ۲۱ شمارہ نمبر ۵۲

جمعۃ المبارک [illegible]

سرپرست
مولانا عبید اللہ انور
مدیر
اکرام القادری
مدیر معاون
عمیر الہاشمی

بدلِ اشتراک
سالانہ
۴۵ — روپے
ششماہی
۲۳ — روپے
سہ ماہی — ۵۰/۱۱ روپے

فی پرچہ
قیمت ایک روپیہ

یکے از مطبوعات
جمعیۃ علماء اسلام پاکستان

پبلشرز مولانا عبید اللہ انور، پرنٹر الٰہی بخش، مطبع کاسمو پرنٹرز، ۴۸۰ موری گیٹ لاہور

ہمیشہ سے یہ دستور رہا ہے کہ جو مسئلہ جتنا اہم ہوتا ہے اس پر سب سے پہلے توجہ دی جاتی ہے۔ جب ساری جماعتیں یہ تسلیم کرتی ہیں کہ ملکی معیشت کا مسئلہ سب سے زیادہ اہم ہے تو سب سے پہلے اسی کے حل کی کوشش کی جانی چاہیئے۔ باقی غیر اہم اور کم اہم مسائل پر بعد میں تبادلۂ خیالات ہو سکتا ہے۔

سیاسی مسائل پر گول میز کانفرنس بلانے کا مطالبہ کرنے والے حضرات سے سوال کیا جا سکتا ہے کہ آخر وہ ایک مشترکہ سیاسی پلیٹ فارم کو چھوڑ کر ہی کیوں گئے ہیں جو پاکستان قومی اتحاد کی صورت میں آج بھی موجود ہے۔ انہیں چاہیے تھا کہ وہ قومی اتحاد میں شامل رہتے ہوئے سیاسی مسائل حل کرنے کی کوشش کرتے۔ پہلے علیحدگی اور اب دعوت گول میز کانفرنس نہ سمجھ میں آنے والی سی بات ہے۔

اب بھی ان جماعتوں کو قومی اتحاد، صدر اور دوسرے رہنما بار بار دعوت دیتے رہے ہیں کہ وہ قومی اتحاد میں واپس آجائیں۔ قومی اتحاد ان کا خیر مقدم کرے گا۔ اگر یہ لوگ ایسے ہی ملک و ملت کے غم میں گھلے جا رہے ہیں تو کیوں اس آواز پر لبیک نہیں کہتے جو انہیں مسلسل دعوت اتحاد دے رہی ہے۔

جلد انتخابات کا مطالبہ؟

ان دنوں نیشنل ڈیموکریٹک پارٹی کے سربراہ جناب شیر باز مزاری جلد انتخابات کرانے کا مطالبہ کر رہے ہیں اور ان کی پارٹی کے ممتاز راہنما جناب خان عبدالولی خاں نے بھی کچھ عرصہ منقار زیر پر رہنے کے بعد کہا ہے کہ فوراً انتخابات کرائے جائیں۔

اس سے قبل جب مولانا مفتی محمود جلد انتخابات کے انعقاد کی بات کرتے تھے تو خان صاحب موصوف مفتی صاحب سے مسئلہ دریافت کرتے کہ کیا ناپاک جگہ پر نماز ہو سکتی ہے یعنی جب تک احتساب کے ذریعے زمین سیاست کو پاک نہ کر دیا جائے انتخابات نہیں ہونے چاہئیں۔ یہی ان کی پارٹی کا موقف رہا ہے لیکن قومی اتحاد سے نکلنے کے بعد اب یہ راگ الاپنا شروع کر دیا ہے کہ جلد انتخابات کرائے جائیں۔ اپنے پرانے موقف کو یکبارگی خیرباد کہہ دینے میں نہ جانے ولی خان کے سامنے کیا چیز ہے۔ ایک سیاسی لیڈر کی حیثیت سے انہیں چاہیئے کہ وہ قوم کے سامنے اپنے نئے دلائل رکھ کر مطمئن کریں۔ بلکہ وضاحت سے یہ اعلان کریں کہ اب زمین مکمل طور پر پاک ہو گئی ہے اور اب نماز ادا کی جا سکتی ہے۔ اگر فوری طور پر نماز انتخابات ادا نہ کی گئی تو پھر کبھی بھی یہ قضا پوری نہ ہو گی۔ یہ تو کوئی بات نہ ہوئی کہ جب جی چاہا جیسا بیان دے دیا۔ جی چاہا تو احتساب پہلے اور انتخابات بعد میں کا نعرہ لگا دیا اور طبیعت نے اس نعرہ سے اکتاہٹ محسوس کی تو انتخابات فوراً کا ناقوس بجانا شروع کر دیا۔

ہم این ڈی پی کے رہنماؤں اور خاص طور پر خان ولی خان کی خدمت میں گذارش کرتے ہیں کہ وہ اخبارات کی فائلیں نکال کر اپنے سابقہ بیانات کا بغور مطالعہ کریں اور اپنے سابقہ موقف کے حق میں دیئے گئے دلائل کے جوابات سوچ کر فوری انتخابات کے انعقاد کا ترانہ گائیں ورنہ تو اب کیسے رہنما کرے کوئی' کی مثل صادق آئے گی۔

آئندہ شمارہ۔ ضروری اعلان

گذشتہ دو شماروں میں "ایک ماہ کے اندر اندر" کے عنوان سے قائد جمعیۃ حضرت مولانا مفتی محمود مدظلہٗ کے ارشادات پرچہ میں چھپتے رہے جس میں حضرت مفتی صاحب نے ترجمان اسلام کے ایجنسی ہولڈروں اور جماعتی احباب کو ہدایت کی ہے کہ وہ بقایاجات کی رقمیں ایک ماہ کے اندر اندر ارسال کر دیں۔

تادم تحریر دو ہفتے گزر چکے ہیں تیسرا ہفتہ شروع ہے مگر بعض اہم مقامات سے ابھی تک رقمیں وصول نہیں ہوئیں۔ جماعتی احباب کو چاہیئے کہ وہ جلد از جلد ایجنسی ہولڈروں سے رابطہ قائم کریں اور ادارے کو رقوم ارسال کریں تاآنکہ حضرت مفتی صاحب بقایاجات کا رجسٹر چیک کریں اور بعض علاقوں کی کارکردگی ان کے سامنے آئے۔ حضرت مفتی صاحب کی ہدایت کے نتائج حوصلہ افزا ہوئے تو یقیناً انہیں مسرت ہو گی اور اگر نتائج برعکس ہوئے تو ظاہر ہے حضرت مفتی صاحب کو پریشانی ہو گی اور ان کی ہدایت کے مطابق ادارہ اپنے "کرم فرماؤں" کے نام شائع کرنے سے گریز نہیں کرے گا۔

اس کے علاوہ آئندہ شمارہ جو ۵ جنوری ۷۹ء کو شائع ہونے والا شمارہ ۳۲ صفحات پر مشتمل ہو گا اور قیمت ایک روپیہ پچاس پیسے ہو گی۔ سالانہ زراعانت ۶۵/ روپے، ششماہی ۳۲/ روپے پچاس پیسے اور سہ ماہی ۱۶/ روپے پچیس پیسے ہو گی۔ ایجنسی ہولڈر اور خریدار حضرات نوٹ فرمالیں۔ ہم امید کرتے ہیں کہ احباب و قارئین ادارے سے بھرپور تعاون فرمائیں گے۔

23/12/78

آنکھیں برسیں تو ٹوٹ کر برسیں

راقم بہت کم جلسوں میں حاضر ہوتا ہے، کیونکہ اسے کچھ عرصے سے حق گوئی کا عارضہ لاحق ہو گیا ہے۔ اس لئے یہ جب بھی کسی جلسے یا منی جلسے میں حاضر ہوا وہاں سے بخیر رخصت ہونے کی بہت کم نوبت آئی اور معاملہ ذرا مشکل سے ہی دخل اندازی پولیس سے چند عتاب یہ پیچھے ختم ہوا کیونکہ بزدلی بھی اس فقیر کا وہبی سرمایہ ہے اس لئے معاملہ ذرا جلد ہی ٹھیک ہو جاتا ہے۔ نتیجے میں فقیر کو تھوڑی سی ندامت اس سے کچھ زیادہ بدنامی اور بہت کم نیک نامی حاصل ہوتی ہے۔

میری یکتائی نے بخشا کرب تنہائی مجھے
حق نمائی کی سزا طالب بہت بھاری ملی

فقیر موصوف جھوٹے پندار سے بھی تہی دست نہیں اس لئے اپنی بات کو حق و صداقت کا انمول ہیرا خیال کرتا ہے اور جب سرِعام اپنے ہیروں اور موتیوں کو تحقیق کے بعد خالص خزف ریزے کا لقب حاصل کرتے دیکھتا ہے تو ایک لمحے کے لئے اس مغنی کی پیروی کے لئے تیار ہو جاتا ہے جس نے خلق کی ناقدری کو دیکھ کر اپنے ساز توڑ ڈالے اور جنگل میں جوگی بن کر نکل گیا۔ مگر وہ جو کہا ہے کہ بزدلی بھی موصوف کا خالص سرمایہ ہے اور اس کام کے لئے بہت سی جرأت درکار ہوتی ہے اس لئے موصوف بڑے مزے سے اپنے گھر میں محدود ہو جاتا ہے اور ایسے الفاظ سے جی کی بھڑاس نکالتا ہے ؎

ہر صدا دیوار و در سے سر پٹخ کر رہ گئی
خلق میں حرفِ صداقت سے جو بیزاری ملی

مگر بعض احباب کے اصرار پر یہ فقیر جمعیۃ العلمائے پاکستان کے ایک اجلاس میں چلا گیا۔ اگرچہ چند روز قبل سے ہی کئے جانے والے اعلانات کے ذریعے ایک مخصوص فرقے کے لوگوں کو ہی مدعو کیا گیا مگر یہ صاحب بن بلائے ہی اجلاس میں جا پہنچے، اجلاس ایک کارخانے کی چاردیواری میں تھا۔ چہار اطراف میں کرسیاں اور درمیان میں دریاں دو مخصوص طبقات کو اپنے اپنے مخصوص لہجے میں دعوتِ نشست دے رہی تھیں۔ بعد میں معلوم ہوا کہ مسماۃ جمعیۃ العلمائے پاکستان میں بھی رکن اور خادم کے دو طبقات موجود ہیں۔ مہمانانِ خصوصی کی آمد کے متعلق دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ ان کی آمد عنقریب ہونے والی ہے۔ فقیر جانتا تھا کہ عنقریب کے وہ معنی ہرگز نہیں جو فیروز اللغات سے لے کر فرہنگ آصفیہ تک میں پائے جاتے ہیں بلکہ اس کے مخصوص معانی لوگوں کے سینوں میں تجربے سے خود بخود مرتسم ہو جاتے ہیں اور وجدان ہی اس کا مفہوم متعین کر سکتا ہے۔ اس لئے فقیر موصوف نے وقت مقررہ میں تین گھنٹے جمع کئے اور حاصل جمع وقت پر حاضر ہو گیا۔ عین اسی لمحے مہمانانِ خصوصی نے نزولِ اجلال فرمایا۔ کرسیوں کو مشرف فرمایا۔ مہمانان خصوصی میں پہلے نمبر پر جو ذات شریف تھیں ان کا نام ان کے

معتقدین کے مخصوص طریق کے مطابق کوئی چالیس پچاس معقول و نیم معقول القاب کے جھرمٹ میں بند کر کے زبان سے ادا کرنا چاہیئے ورنہ کافر و زندیق کے فتوے کی زد سے بچنا ناممکنات سے ہے مگر چونکہ ہم ان تمام فتاوی کے تیروں کو سہ چکے ہیں اس لئے سیدھے سادھے لفظوں میں ان کا اسم گرامی عرض کئے دیتے ہیں۔ وہ نام ہے جناب غلام علی اوکاڑوی، موصوف اپنے رومال کی وجہ سے خصوصی شہرت کے حامل ہیں۔ یہ رومال وہ ہاتھوں پر رکھ کر مصافحہ کرتے ہیں تاکہ کسی وہابی کا ہاتھ ان کے ہاتھ کو بھرشٹ نہ کر دے۔ موصوف اسی چھوت چھات کے عقیدے میں غلو کی وجہ سے اپنے مخصوص گروہ میں خاصی عقیدت سے دیکھے جاتے ہیں۔ شائد اپنی انہی صفات کی بنا پر صوبائی صدر کے عہدے پر جا پہنچے ہیں۔ — دوسرے صاحب تھے برخوردار ملک محمد اکبر ساقی، ان صاحب سے ایک بار شرف نیاز بھی حاصل ہوا تھا اور انہوں نے مسکرا کر اپنے آٹو گراف دیتے ہوئے ایک ہلکی سی مسکراہٹ بھی پیش کر دی تھی تو مولانا عبدالستار نیازی کی جماعت میں ان کی موجودگی پر ہمیں حیرانی ہوئی تھی۔ مگر بعد میں معلوم ہوا کہ موصوف کی بقیہ صفات مولانا نیازی سے خاصی ملتی جلتی ہیں۔

مہمانوں کی زیارت کے بعد خطاب کا مرحلہ درپیش تھا۔ ملک صاحب نے خطاب شروع کیا۔

غلام اکبر سلیمانی

انبیاء کی بعثت کا مقصد انسان کو منزلِ مقصود پر پہنچانا ہے

انسان سراپا احتیاج، مجسم صورت سوال اور ہمہ تن کاسۂ گدائی ہے۔ اس کی ضرورتیں بے پایاں اور گویا غیر محدود اسکے جسمانی اور روحانی مطالبے اور تقاضے حد سے بڑھے ہوئے، اس کی فطرت حریص اور غیر قانع ہے، اس لیے وہ کسی ایسی ہستی کے سہارے نہیں جی سکتا جسکی طاقت و اختیار، جس کی بخشش و رزاقی، جس کی اطلاع و واقفیت خواہ وہ کتنی ہی وسیع ہو لیکن محدود ہو۔

انسان اپنی فطرت میں شیشہ سے زیادہ نازک اور حباب سے زیادہ کمزور ہے۔ وہ اپنے وجود و بقا کے لیے صدہا چیزوں کا محتاج ہے اور اس عالم میں ہزاروں موجودات اس کی زندگی کے دشمن ہیں۔ اس کی حفاظت وہی کر سکتا ہے جو کائنات پر فرمانروائی کرتا ہو، عناصر پر جس کا قبضہ ہو، اشیاء کے خواص و اثرات اس کی مٹھی میں ہوں وہ انکا پیدا کرنے والا بھی ہو اور ان کو نظم و ضبط میں رکھنے والا بھی ہو اور ان کو سلب کر لینے اور تبدیل کر دینے کی قدرت بھی رکھتا ہو۔ اسکے دستِ قدرت میں کبھی رعشہ اور اس کے پائے حکومت میں کبھی لغزش و اضطراب نہ ہو کہ ایک خفیف ارتعاش اور ایک ادنیٰ لغزش و اضطراب آفاق اور نفس کی اس کارگہ شیشہ گری کو برباد اور اضداد و متناقضات کے اس کارخانہ کو ٹکرا کر درہم برہم کر سکتا ہے۔

اس کا علم حاضر و محیط ہو۔ وہ ہمہ وقت ہوشیار و بیدار ہو۔ سہو و نسیان غفلت اور نیند کا خمار بھی کبھی اس کے پاس نہ آ سکے کہ مخلوقات بے شمار اور اس کی ضرورتیں بے حد و حساب اور ایسی مخفی ہیں کہ ان کو خود خبر نہیں۔ وہ طفلِ شیر خوار سے زیادہ پرورش و نگرانی کا محتاج اور محبت و شفقت کا مستحق ہے۔ اس کو ایسی ہی ہستی کی ضرورت ہے۔ وہ ماں باپ سے زیادہ شفیق ہو، لیکن اس کی شفقت میں رحمت و حکمت دونوں ہوں کہ اُس کی تربیت کے لیے دونوں ناگزیر ہیں۔

اگرچہ اس عالم خارجی و داخلی (آفاق و النفس) میں غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ایسی ہستی سوائے اللہ کے کوئی نہیں اور آفاق والنفس کی بکثرت نشانیاں اور دلائل اس حقیقت کی طرف رہبری کرتے ہیں۔ اس لیے عبادت و بندگی کی مستحق اسی کی ذات ہے۔ لیکن اس عالم میں موہوم نفع و ضرر کا چشمۂ سیراب اس طرح متموج ہے کہ انسان کی نظر بار بار دھوکہ کھاتی ہے اور اپنی جیسی صدہا مجبور و بے اختیار ہستیوں کو نافع و ضار اور قادر و مختار سمجھ کر اپنا الٰہ و معبود بنا لیتا ہے۔ اور یہ طلسم بعض اوقات زندگی بھر نہیں ٹوٹتا۔ اس لیے اللہ تعالیٰ نے انبیاء علیہم السّلام کو مبعوث فرمایا۔

ان کو اپنی ذات و صفات کا سب سے بڑا اور یقینی علم بخشا اور اس عالم کی حقیقت ان پر اس طرح منکشف کی کہ ان کو اس کے متعلق کبھی دھوکہ نہیں ہو سکتا۔ ان انبیاء علیہم السلام کو ہمیشہ ایک ہی پیغام دے کر بھیجا گیا کہ اے لوگو! اللہ کے سوا کسی کی بندگی نہ کرو۔

انبیاء علیہم السلام نے اس طلسم کو توڑنے کے لیے (جس میں ہر زمانہ کے کوتاہ نظر گرفتار ہو جاتے ہیں) دو طریقے اختیار کیے۔ ایک یہ کہ اللہ تبارک و تعالیٰ کی صفات کو نہایت وضاحت کے ساتھ بار بار بیان کیا کہ شرک اور جہل کے زہر کے لیے اس سے بڑھ کر تریاق نہیں... شرک اور جہل خدا سے بیگانگی اور غیر اللہ کی گرفتاری و مشغولی کا اصل سبب خداشناسی اس کی صفات و افعال سے بے خبری یا غفلت ہے۔ دوسرا یہ کہ اللہ تعالیٰ کے سوا تمام ہستیوں اور مخلوقات کی اصل حقیقت اور اس کی صحیح حیثیت بیان کر دی تاکہ نگاہ سے پردہ ہٹ جائے۔ اور روشنی میں دیکھ لیا جائے کہ وہ دراصل کیا ہیں۔ اور کس کے لیے اور خود اپنے لیے وہ کس حد تک مفید و کارآمد ہو سکتے ہیں اور ان کے ساتھ عبودیت اور بندگی کا معاملہ ان سے نفع و ضرر و کارسازی کی توقع ان کی حمایت و سرپرستی پر بھروسہ ان کے علم و آگاہی پر اعتماد اور ان کے سہارے جینا کہاں تک درست ہے اور قرینِ عقل ہے۔

الغرض انبیاء علیہم السلام کی بعثت کا مقصدِ وحید صرف اور صرف یہی ہے کہ انسان کو اللہ سے جوڑ دیں۔ یعنی انسان کو ایسی راہ پر گامزن کر دے کہ وہ اپنی منزلِ مقصود تک پہنچ جائے (اللہ کو پانے) اللہ تعالیٰ کی صفات کے سلسلہ میں انبیاء علیہم السلام نے بڑی اصولی اور انقلاب انگیز باتیں کہیں جن سے زندگی کا رخ اور ذہن و قلب کی سمت بدل جاتی ہے۔



فاضل زمین کاشتکاروں میں تقسیم کر دی جائے

شریعت بنچوں میں علماء کو مؤثر نمائندگی دی جائے

سید خورشید عباس گردیزی



سید خورشید عباس گردیزی جمعیتہ العلمائے اسلام ضلع ملتان کے امیر اور پاکستان قومی اتحاد ضلع ملتان کے جنرل سیکرٹری ہیں۔ آپ زمیندار گھرانے سے تعلق رکھتے ہیں مگر احساسات اور اعتقادات کے طور پر مزدوروں اور غربا کے ہی خواہ اور ہمدرد!

گردیزی صاحب کا تعلق دیہاتی علاقہ سے ہے اس لیے دیہات کے عوام کے مسائل سے باخبر بھی ہیں اور ان کو جائز اور معقول بھی خیال کرتے ہیں۔ ان کے خیال میں بڑی بڑی زمینداریاں اور جاگیرداری نظام ختم ہونا چاہیئے اور خود کاشت کے علاوہ فاضل زمینوں کو بٹائی پر کی جگہ کسانوں میں تقسیم کر دیا جائے تو غریب کسانوں کو اپنی حالت بہتر بنانے میں مدد ملے گی۔

گردیزی صاحب خاصے مذہبی ہیں داڑھی، قد و قامت اور لباس تک شرعی ہے۔ ذہن صاف ستھرا، تعصبات سے پاک اسی لیے انہوں نے ایک طرف تو فتوٰی عالمگیری کے نفاذ کا مطالبہ دوسری طرف خلفائے راشدین کے ایام سرکاری طور پر منانے کے ساتھ ساتھ عشرہ محرم کو احترام سے منانے کی اپیل بھی کی ہے۔ گو ان باتوں میں کوئی تضاد نہیں۔ مگر بعض لوگ تعصب سے اپنی سادہ باتوں کو طوفان بنائے رکھتے ہیں۔ اور اس طرح مسلمانوں کے گروہ باہم متصادم نظر آتے ہیں۔

فتوٰی عالمگیری اس زمانہ میں مرتب ہوا جس زمانہ میں نہ دیوبندی تھے نہ بریلوی مسلمان صرف ایک گروہ سے تعلق رکھتے تھے اہلسنت یا سُنی مسلک سے۔ دوسرا گروہ مسلمانوں میں شیعہ حضرات کا ہے جس کا تعلق قدیم ہے اور تاریخ سے ثابت ہے جن لوگوں نے جنگِ آزادی میں مجاہدانہ حصّہ لیا اور ۱۸۵۷ء کے بعد مزاحمت کی راہ کو سرد پا کر تعلیم و تعلم میں لگ گئے وہ دیوبندی کہلائے اور جن لوگوں کو ان جنگجو اور مجاہد حضرات کی باتوں میں تشدد عزیمت اور استحکام پسند نہ آیا انہوں نے نوری بشری کے مباحث اور مناظرے شروع کیے اس طرح امتِ محمد دو گروہوں میں تقسیم ہو گئی ہے۔ بقول قائد جمعیتہ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب ان کے درمیان کوئی بنیادی اختلاف نہیں خدا ایک۔ رسول ایک۔ قرآن ایک اور امام بھی ایک حتیٰ کہ مکاتب و مدارس میں جو کتابیں پڑھائی جاتی ہیں وہ بھی ایک ہی نصاب ہے۔ پھر اختلاف کس بات کا ہے؟

اختلاف پہلے تو ہوتا تھا گروہی اور اب بن کے رہ گیا ہے سیاسی تو اگر دونوں جماعتوں کو ایک سیاسی جماعت میں مدغم کر دیا جائے تو بڑی خوبصورتی سے یہ اختلاف بھی دور کیا جا سکتا ہے سید خورشید عباس گردیزی نے پریس کانفرنس میں یہ واضح اعلان کیا کہ ابتدائی طور پر فتاویٰ عالمگیری کو نافذ کر دیا جائے تاکہ نظام حکومت چلانے اور عدلیہ کو فیصلے کرنے میں آسانی ہو۔

پریس کانفرنس

پاکستان کے چیف مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر و صدر مملکت جنابِ جنرل محمد ضیا الحق کے اعلان کے بعد پوری قوم نظام اسلام کو بڑی توقع سے دیکھ رہی ہے اگر اس بارے میں جامع پروگرام معاشی و اقتصادی قوانین پر مبنی نہ بنایا گیا تو مخالفین کو یہ کہنے کا موقع ملے گا کہ اسلام ایک مکمل ضابطہِ حیات نہیں!

لہٰذا یہ ضروری ہے کہ تعزیراتی قوانین کے ساتھ ہی اسلام کا معاشی نظام نافذ کیا جائے۔ اسلامی حکومت پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ کہ ملک کے ہر غریب اور نادار، بے روزگار آدمی کے لیے باوقار طریقے سے روزگار مہیا کیا جائے۔ کاشت کاروں، مزدوروں اور عام آدمی کے معیارِ زندگی کو بلند کیا جائے۔ اور انسانی بنیادی حقوق کا تحفظ کیا جائے جس طرح کہ خلفائے راشدین کے زمانہ میں ہر شخص کے روزگار اور خوراک کی ذمہ داری بیت المال پر تھی۔ لوگوں کو جان و مال کا تحفظ دیا جائے۔

اسی طرح عُشر اور زکوٰۃ کی وصولی کے مربوط پروگرام کے بعد تمام ٹیکس ختم کر دیے جائیں ۸ اس

لیے کہ حکومت کی آمدنی میں تبدیلی سے کئی گنا اضافہ ہو جائے گا۔ عشر اور زکوٰۃ کی آمدنی کو غریبوں کی فلاح و بہبود پر خرچ کیا جائے۔ دیہات کی بڑی آبادی غریب اور نادار لوگوں کی ہے۔ ان کی بدحالی کو دور کیا جائے۔ معذور لوگوں کے وظائف مقرر کیے جائیں غرضیکہ پاکستان کے تمام طبقوں کو موجودہ اقتصادی اور معاشی بحران سے نجات مل جائے۔ پورے ملک میں سود کا نظام یکسر ختم کر دیا جائے نظام تعلیم میں اصلاح کی جائے۔ رشوت کو ختم کیا جائے۔ چھوٹے سرکاری ملازمین کی تنخواہوں میں اضافہ کیا جائے اور امن و امان کی حالت بہتر بنایا جائے۔ فرقہ واریت کو ختم کر کے مسلمانوں میں باہمی اتحاد۔ یگانگت پیدا کی جائے خلفائے راشدین کے ایام اور محرم کے عشرہ کو احترام سے منایا جائے۔

ابتدائی طور پر فتاویٰ عالمگیری کو نافذ کر دیا جائے تاکہ ابتدائی اور اعلیٰ عدالتوں تک انتیاز کیا جائے تاکہ شریعت کے مطابق فیصلے کرنے میں آسانی ہو۔ شریعت بنچوں میں علماء کو موثر نمائندگی دی جائے مسئلہ کشمیر پر مضبوط موقف اختیار کیا جائے اور باجپائی کی بدزبانی پر حکومت ہند سے سخت احتجاج کیا جائے۔ اور مسئلہ کشمیر پر ایسا موقف اختیار کیا جائے جو اقوام متحدہ کی قراردادوں کی روشنی میں پاکستان کے مفادات کی نمائندگی پر مبنی ہو۔

اسلام میں انفرادی ملکیت بھی ہے اور اجتماعی بھی بلکہ اسلام کی رو سے معاشیات کی تعریف ہی یہ ہے کہ یہ ایک ایسا علم ہے جس میں فرد اور معاشرے کی خوشحالی اور بہبود کے لیے رہنمائی کی جائے۔ گویا اسلام میں معیشت کی نگاہ دوسری ہے۔ انفرادی بھی اور اجتماعی بھی۔ یہی وجہ ہے کہ اسلام انفرادی ملکیت کا تحفظ بھی کرتا ہے۔ اور نیشنلائزیشن کی اجازت بھی دیتا ہے۔ کیونکہ بعض معاملات میں نجی حقوق پیداوار میں اضافہ کے لیے ممد ہوتے ہیں اور بعض اوقات اجتماعی محنت بہتر ثابت ہوتی ہے۔ یہاں ایک سوال ضرور پیدا ہوتا ہے وہ یہ کہ انفرادی ملکیت جاگیردارانہ نظام کی بہتر صورت میں کئی برائیوں کی پیش خیمہ ہے۔ اس کا سدِباب اسلام نے دو طریق سے کیا ہے۔ اول یہ کہ مالدار شخص کے لیے زکوٰۃ عشر۔ لگان وغیرہ۔ عبادت کی شکل میں عائد کیا کہ وہ اسے

بوجھ نہ سمجھے بلکہ برضا و رغبت ادا کرے نہ کہ ٹیکس کی طرح بیگار کا مال سمجھے۔

علاوہ ازیں حکومت اگر عوام کے چند مسائل روٹی، کپڑا، مکان، تعلیم اور علاج، حل کرتے وقت بیت المال کو ناکافی خیال کرتے تو ان مالدار شخص کے لیے بیت المال کی مدد کرنا ضروری ہو گا۔ بشرطیکہ ان کے پاس زائد از ضرورت مال موجود ہے۔ جاگیرداری حقِ ملکیت اس صورت میں کر دی کہ ہر شخص صرف اتنی زمین رکھ سکتا ہے یعنی وہ خود کاشت کر سکے زائد زمین وہ فروخت کر دے یا دوسرے لوگوں کو کاشت کے لیے دے دے تاکہ وہ اپنا اور اپنے خاندان کا پیٹ پال سکے اسلام نے مالک اور مزدور میں حقوق کا تعین اس اصل طریقہ سے کیا کہ کوئی شخص صرف قانون سے بچنے کیلئے کم مزدوری پر رضامند بھی ہو جائے۔ تو وہ رضامندی درست قرار نہ پائے گی اور مالک گنہگار ہو گا۔

ایک سوال کے جواب میں گردیزی صاحب نے کہا کہ انفرادی ملکیت جاگیرداری نظام کی صورت میں کئی برائیوں کا پیش خیمہ ہے۔

دوسرا سوال۔ عشر اور زکوٰۃ کو رفاہ عامہ پر خرچ کیا جا سکتا ہے؟ اور ملازمین کو مشاہرات ایسی صورت دیے جا سکتے ہیں۔

جواب:۔ گردیزی صاحب نے کہا کہ ایسے سوال کا جواب علماء کرام دیں۔ میرے خیال میں اگر اسلامی حکومت چاہے اور ضرورت محسوس کرے تو اس کے لیے مناسب ٹیکس بھی لگائے جا سکتے ہیں!

ضروری وضاحت

گردیزی صاحب نے کہا کہ صرف تعزیرات کو نافذ کر دینے اور عوام کے مسائل حل کیے بغیر۔ اصلاح معاشرہ اور موجودہ اقتصادی اور معاشی بدحالی میں لوگ مایوس نہ ہو جائیں جس طرح سوشلزم کے حامی اب بھٹو کو ملزم قرار دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اس نے صحیح خطوط پر سوشلزم نافذ نہ کر کے اس کو بدنام کیا ہے۔

اس لیے حکومت کو تعزیرات نافذ کرتے وقت تمام پہلوؤں پر غور کر لینا چاہیئے۔

ایک مطالبہ کیا گیا کہ جن لوگوں نے بھٹو دور میں زرعی قرضے لیے تھے ان کے ساتھ ظالمانہ سلوک نہ کیا جائے اگر اقساط کی صورت میں قرض کے برابر رقم وصول ہو چکی ہے تو اس ادائیگی کو کافی تصور کر لیا جائے۔

اور اس قرضے پر سود کو معاف کر دیا جائے

پ۔ا۔ح قومی سروس پی آئی اے کی کارکردگی پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے مطالبہ کیا گیا کہ سروس کو بہتر بنایا جائے۔ اور وقت کی پابندی کو ملحوظ رکھا جائے۔

بقیہ:۔ تلخ وشیریں

اور "علمیت" کے عمدہ عمدہ نمونے پیش کرتے گئے۔ موصوف کی باخبری کا عالم یہ تھا کہ جماعت سوادِ اعظم اہلسنت کے صدر ان کی معلومات کے مطابق مولانا غلام اللہ خان اور سیکرٹری جنرل جناب ضیاء القاسمی تھے۔ ان کی دیگر معلومات بھی کچھ ایسی ہی ثقہ اور وقیع تھیں۔ ان کے دماغ کی کجی کا یہ عالم تھا کہ انہوں نے علامہ اقبال کا تمام ہجویہ کلام (سوائے ان اشعار کے جو مولانا انوری کی شان اقدس میں تھے) حضرت مدنیؒ کے خلاف پیش کر دیا۔ ایسے صاحب کو لیڈر دیکھ کر میرے ذہن نے ایک سیاسی کالج کا خاکہ سوچا ہے۔ اگر اس پر عمل کیا جائے تو ایسی ہی عمدہ قابلیت کے لیڈروں کی ملک بھر میں بہتات ہو جائے گی۔ یہ خاکہ استفادۂ عوام کے لیے انشاء اللہ آئندہ پیش کیا جائے گا کیونکہ ہمارا نظریہ ہے کہ

آنکھیں برسیں تو ٹوٹ کر برسیں
دھوپ اترے تو بے حساب اترے

دعاء صحت

استاذ العلماء حضرت مولانا اللہ بخش صاحب نورپوری کافی عرصہ سے صاحب فراش ہیں۔ جمعیۃ اور قومی اتحاد کے کارکنوں سے التماس ہے کہ انکی صحت کیلئے دعا فرمائیں۔

محمد عبید اللہ نائب صدر پاکستان قومی اتحاد تحصیل بہاولپور

حج سے واپسی

جمعیت علمائے اسلام کے مقتدر راہنما جانباز مرزا فریضۂ حج کی ادائیگی کے بعد واپس وطن پہنچ گئے ہیں۔ اسٹیشن پر جمِ غفیر نے ان کا استقبال کیا اور حج کی مبارکباد دی۔

اللہ والوں کی دنیا



الحق ندیم

قسط نمبر ۴

یدِ بیضا لیے بیٹھے ہیں اپنی آستینوں میں

حضرت حکیم الامت مجدد ملت مولانا اشرف علی تھانوی قدس سرہ جن کا تاریخی نام "کرم عظیم" ہے آپ بڑی عظیم الشان طبیعت کے مالک تھے آپ میں چند انفرادی خصوصیات ایسی بھی تھیں جن کا اندازہ کرتے ہی آدمی حیران رہ جاتا ہے مثلاً "بچپن میں آپ ننگا پیٹ کسی کا نہیں دیکھ سکتے تھے اور دیکھتے ہی آپ کو فوراً قئے آجاتی تھی جب کہ آپ کے ہمدرس ساتھیوں کو اس بات کا علم ہوا تو وہ ازراہِ مزاح اپنا پیٹ کھول کھول کر حضرتؒ کو دکھلانے اور آپ قئے کرتے کرتے سخت پریشان ہو جاتے تھے۔

راسے دیکھ طفلی میں کہتی تھی دایہ
یہ بچہ طرح دار پیدا ہوا ہے

اللہ تعالٰی کو جس آدمی سے جو کام لینا مقصود ہوتا ہے شروع ہی سے اس کی طبیعت کو اس طرف مائل کر دیا جاتا ہے چنانچہ شیخ الشیوخ حضرت تھانویؒ سے مسلمانوں کی اصلاح مقصود تھی اس لیے آپ کو ذوق بھی قدرت کی طرف سے ایسا ہی ملا آپ مواعظ میں تمثیلات، حکایات، اشعار وغیرہ اس طرح چسپاں کرتے کہ سننے والا حیران رہ جاتا وعظ میں تصنع اور بناوٹ نام کو نہیں ہوتی تھی آپ ہی کی طرف ایک روایت ہے کہ کسی نے لکھا کہ حضرتؒ ہمیں ایک ایسے معلم کی ضرورت ہے جو حافظ اور قاری قرآن بھی ہو عالم دین بھی ہو حاجی حرمین بھی ہو۔ متقی اور پرہیزگار بھی ہو مگر معمولی سی تنخواہ منظور کر سکے، حضرتؒ نے ان کو بلوایا فرمایا ان اوصاف کا مالک میرے ذہن میں تو ہے جب انہوں نے اس کا نام اور پتہ دریافت کیا تو فرمایا وہ جبرئیل علیہ السلام ہیں اور وہی آپ کی شرائط ضرورت کے تحت کام کر سکتے ہیں وہ حافظ قاری بھی ہیں بلکہ وحی لانے والے بھی وہی تھے عالم بے نظیر بھی بلکہ میں ایسا ان کا کوئی ثانی نہیں حاجی الحرمین بھی ہیں بزرگ کامل ایسے کہ خود فرمان الٰہی ہے لا یعصون اللہ ما امرھم و یفعلون ما یؤمرون ؕ فرمایا ویسے بھی اب فارغ بیٹھے ہیں کہ اب نبوت کا دروازہ ہمیشہ ہمیشہ کے لیے بند ہے اور ان کا کام وحی لانا تھا جب انہوں نے تعجب کا اظہار کیا تو آپ نے فرمایا بھائی ضروریات تو ہر ایک کو لاحق ہیں جیسی آپ کی ضروریات ہیں ویسی ان کی بھی ہیں

میں نے سب کو معاف کر دیا

لاہور کے ایک مشہور اور کثیر الاشاعت اخبار نے آزادیٔ وطن کے تاریخی اور باکردار حقیقی رہنماؤں کے خلاف کام شاید ٹھیکے پر لے رکھا ہے جن کے عظیم اور جرأت انگیز کارنامے روزِ روشن سے بھی زیادہ واضح ہو چکے ہیں ان میں سے شیخ العرب والعجم حسینؒ ثانی حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی قدس اللہ سرہ کو اللہ عز اسمہٗ جل شانہٗ نے ایسی مبارک خصوصیات سے نوازا تھا کہ حیاتِ قدس کا ہر باب نور علی نور دکھائی دیتا تھا اور ہر نقل قابلِ تقلید ہی نہیں واجب الاتباع بھی ہے جیسے بدری صحابہؓ کو نبی کریم علیہ السلام نے فرمایا تھا کہ

ایسے ہی حضرت شیخ مدنی کی زندگی میں اتباع سنت کا جذبۂ صادق نظر آتا ہے واقعات کے تکرار سے صرف لطف ہی محسوس نہیں ہوتا بلکہ دلوں پر زیغ دور ہو کر سینۂ مومن میں نورانیت اور اسلام کی روشنی واضح طور پر محسوس ہوتی ہے اور ہر فرزند دیوبند اما بنعمت ربک فحدث کے طور پر کہہ سکتا ہے کہ ؏

اولٰئک آبائی فجئنی بمثلھم ؕ

حضرت علیہ الرحمۃ اپنے متعلق خود بھی فرماتے ہیں کہ ؎

الٰہی میری زندگی ہے کیسی
نہ سوتے کٹے ہے نہ روتے کٹے ہے

اور یہ بالکل حقیقت کے عین مطابق تھا اس لیے کہ حضرت کو خدمت خلق ۔ درس قرآن و حدیث ۔ اصلاح عقائد و اعمال اور انگریز کو نکالنے کا جذبہ واقعی نہ سونے ہی چین لینے دیتا اور نہ رونے سے کام نکلتا غرضیکہ باللیل رھبانٌ وبالنھار فرسانٌ کی عملی تفسیر تھے جن کے کارہائے نمایاں کا احاطہ ناممکن ہے بلکہ آپ کی مداح میں کچھ کہنا ؏

مادح خورشید مداح خود است

کے مصداق ہے آپؒ ہی کے متعلق مستند روایت ہے کہ جب ۱۹۴۵ء میں آخری بار مشرقی پنجاب کا دورہ فرما رہے تھے تو مسلم لیگی اوباش لوگوں نے آپ کے ساتھ انتہا درجہ کی گستاخیوں سے پیش آئے جن کی تفصیل تو کجا اجمال کا کوئی اکا دکا واقعہ سن کر بھی رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں مگر آپ نے سنت یوسف علیہ السلام کے مطابق فرمایا کہ

میرے ساتھ جس کسی نے جو کچھ کیا ہے یا کوئی آئندہ کرے گا میں سب کو معاف کر چکا ہوں آپ لوگ بھی میری وجہ سے کسی کو برا بھلا نہ کہیں نہ کسی کے لیے بد دعا کریں۔

اللہ سب کو ہدایت دے۔ اللھم اھد قومی فانھم لا یعلمون۔ (ارشاد دیوبندی)

میں جوڑنے والا ہوں

یادگار اسلاف شب بیدار شیخ طریقت حضرت مولانا عبدالہادی صاحب دین پوری نور اللہ مرقدہٗ جن کی شبیہہ مبارک کی زیارت سے بھی کئی عقدے حل ہو جاتے تھے، میرے عزیز محمد نصر اللہ خان فاروقی کی روایت کے مطابق کہ حضرت نے ایک بار عزیزم موصوف کو کہا کہ یہ آنکھیں اللہ تعالٰی کی بڑی نعمت ہیں مگر ان سے غلطیاں بھی بہت سی سرزد ہوتی ہیں گر نم ان ک

یلیے کہ حکومت کی آمدنی میں تبدیلی سے کوئی

ہوجائے گا۔ عشر اور زکوٰۃ کی آمدنی کو غر

چاہو تو اپنے مرشد

بہبود پر خرچ کیا جائے۔ دیہات کی سمجھو پھر متعدد یار

غریب اور نادار لوگوں کی ہے۔ ان کی کہ میری نصیحت کو یاد

کیا جائے۔ معذور لوگوں کے وظائف ہے کہ تصورِ مرشد اور

غرضیکہ پاکستان کے تمام طبقوں کو اور یقینی ہے اب بقول راوی

اسی بحران سے نجات ہو ۔ آنکھوں کی بدکاری وغیرہ سے

سو فی صد محفوظ ہے اب بھی جو چاہے بزرگ کے اس مجرب

نسخہ کو آزما کر دیکھ لے اسی کی روایت کے مطابق

ایک شخص حضرت شیخ دین پوری مرحوم کو ملنے کی غرض

سے آیا آپؒ نے دریافت فرمایا کہ بھائی تم کیا کام کرتے

ہو اس نے جواب دیا تھا کہ حضرت "ویلڈنگ" کا کام

کرتا ہوں فرمایا کہ میں انگریزی کے الفاظ نہیں جانتا

اپنی زبان میں بتاتے! اس نے کہا حضرت میں "جوڑنے

والا ہوں"۔ پھر آپؒ پر ایک وجد طاری ہو گیا بار بار

دریافت کرتے تھے کہ تم کون ہو؟ اسی طرح جواب

دو دو بھی کہہ دیتا کہ حضرت "میں جوڑنے والا ہوں"۔

حتیٰ کہ پھر اپنے خدام کو بلوایا اور کہا کہ بھائی اس کو دیکھو

لو یہ جوڑنے والا ہے اگر تم ٹوٹ چکے ہو تو اس سے استفادہ

کر لو اس کے بعد ایک سکتہ سا طاری ہو گیا جو کافی

وقت تک رہا سچ ہے ؎

قدر زر زرگر بداند

قدر جوہر جوہری

جس گھر کے دروازے کو آگ لگ جائے

خطیب پاکستان سفیر اسلام حضرت مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادی رحمۃ اللہ علیہ حاضر جوابی میں خوب ماہر تھے خصوصاً دورانِ خطاب تو ایسے معلوم ہوتا تھا کہ وہ ایک ایسا شیر ہے جن کا سامنا کرنا کسی کے بس کا روگ نہیں ہے بعض حضرات بھی اس قدر مجبور کرتے تھے کہ وہی بقول شاعر ؎

دیکھنا تقریر کی لذت کہ جو اس نے کہا
میں نے یہ سمجھا کہ گویا یہ بھی میرے دل میں ہے

تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء میں ظاہر پیر ضلع رحیم یار خاں میں راقم کی دعوت پر تقریر فرما رہے تھے ایک شخص جو اس علاقہ کا بڑا ابتوتی تھا دریافت کیا کہ حضرت سگریٹ پینا جائز ہے یا نہیں۔؟

آپ نے فرمایا جائز یا ناجائز کے بارے میں تو یہاں علماء کی جماعت موجود ہے ان سے دریافت کر لیجئے ہاں تجربہ شاہد ہے کہ "جس گھر کے دروازے کو آگ لگ جائے وہ گھر کبھی سلامت نہیں رہ سکتا تو مجمع میں سے کسی نے نعرہ بلند کیا خطیبِ پاکستان زندہ باد جسے آپؒ نے سختی سے روک دیا اور ایک طویل آہ بھر کر فرمایا کہ "تمہارے اس زندہ باد اور مردہ باد کو ہم عرصہ سے آزما چکے ہیں۔

(جاری ہے)



سیرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ

چھپ کر منظرِ عام پر آگئی ہے جسے قاری جمیل الرحمٰن اختر نے بڑے انوکھے انداز میں مرتب کیا ہے اس کتاب میں حضرت فاروق اعظم کے فضائل و مناقب کے علاوہ پیدائش سے شہادت تک مفصل حالات دیئے گئے ہیں۔ قیمت ۲/۵۰ روپے

منگوانے کا پتہ

۱۔ قریشی پبلیکیشنز ۲۸۵۔ جی ٹی روڈ باغبانپورہ۔ لاہور

۲۔ عبد الغفار ندیم، شکر گڑھی جامعہ رشیدیہ نمبر ۲ ساہیوال

ضلع سرگودھا میں معیاری جوتوں کا واحد مرکز



- اعلیٰ ورائٹی
- مقررہ قیمت

نیو پنجاب شو سٹور
کچہری بازار سرگودھا

ملک سے جہالت، غربت علاقائی و فرقہ وارانہ منافرت کے خاتمہ کے لیے مولانا مفتی محمود مدظلہ، صدر پاکستان قومی اتحاد سے تعاون کریں

محمد شریف خاں بلوچ
بلوچ گڈز فارورڈنگ ایجنسی
خوشاب ضلع سرگودھا

ملک میں اسلامی نظام کے نفاذ کے لیے اپنے تمام اختلافات ختم کر دیجئے تاکہ موقع پرست سیاستدانوں اور مفاد پرست عناصر کے مکروہ عزائم کو خاک میں ملایا جا سکے ہم اکابر جمعیۃ حضرات مولانا عبید اللہ درخواستی مدظلہ، مفکرِ اسلام حضرت مولانا مفتی محمود مدظلہ کو ہر قسم کے تعاون کا یقین دلاتے ہیں۔

خواجہ عبد الرحمان، کلن کنٹریکٹر
محلہ خواجگان۔ مکان نمبر ۲۰۷۹، خوشاب، ضلع سرگودھا

رپورٹنگ



عبدالخالق ندیم



حاکمانہ انداز کے ساتھ حکیمانہ طرز کی بھی بہت ضرورت ہوتی ہے

۹ دسمبر کو سینٹ ہال پنجاب یونیورسٹی انجمن عربی کے زیرِ اہتمام ایک عظیم الشان جلسۂ عام بیادِ شہداءِ عظام منعقد ہوا۔ جس کی صدارت کے فرائض ڈاکٹر خیرات محمد ابن رسا وائس چانسلر پنجاب یونیورسٹی نے انجام دیئے جبکہ مقررین میں مولانا محمد اجمل خان صاحب کے علاوہ عربی کے ممتاز پروفیسر جناب ڈاکٹر ذوالفقار علی ملک چیئرمین شعبہ عربی پنجاب یونیورسٹی اور جناب ڈاکٹر ظہور احمد صاحب اظہر پروفیسر شعبہ عربی و دیگر مقررین شامل تھے۔ تقریب کے انعقاد میں جمعیت طلبۂ اسلام ضلع لاہور کے سابق صدر حافظ اطہر عزیز اور ذوالفقار علی رانا صدر انجمن شعبہ عربی نے اہم کردار ادا کیا۔

خطبۂ مسنونہ کے بعد آپ نے فرمایا:

خواتین و حضرات! آج میں سب سے پہلے انجمن شعبہ عربی کے نوجوانوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور مبارکباد دیتا ہوں جنہوں نے محفل کا انعقاد کیا۔ وقتاً فوقتاً ایسی محافل کا انعقاد ہونا چاہیئے، کیونکہ اس سے حالات سے آگاہی ہوتی ہے اور بہت سے جو دبیز پردے پڑے ہوتے ہیں ان سے حقائق آشکارا ہوتے ہیں۔ آج کا یہ جلسہ شہداءِ عظام کے سلسلہ میں منعقد ہو رہا ہے۔ وقت بہت قلیل اور موضوع بہت طویل ہے۔ بہر حال کوشش کرونگا کہ اس قلیل وقت میں موضوع کو سمیٹتے ہوئے تمام شہداءِ عظام پر کچھ عرض کروں، کیونکہ مجھ سے قبل بھی آپ نے ڈاکٹرز اور پروفیسرز حضرات کے مقالات اور تقاریر سماعت فرمائیں۔

میں سب سے پہلے اس شہیدِ اعظم کے بارے میں کچھ کہنا چاہوں گا جو مرادِ رسولؐ اور دامادِ علی تھے، جن کے بارے میں حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لو کان بعدی نبی لکان عمر (الحدیث)

"اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمرِ فاروق رضؓ ہوتا۔"

چونکہ نبوت کا دروازہ ہی بند ہو گیا اس لیے اس کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا، نہ نبی آنا تھا اور نہ ہوئے۔

آپ رضؓ کی رائے کی تائید میں

قرآنی آیات کا نزول

نمونتاً پیش کرنا چاہتا ہوں:

بیت اللہ کے پاس حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کی جماعت کھڑی ہے۔ مشورہ کر رہے ہیں مقامِ ابراہیم کے بارے میں تو حضرت عمرِ فاروق رضؓ نے فرمایا:

"اَفَلَا نَتَّخِذُهٗ مُصَلّٰی"

"حضور ہم اس مقام پر نماز نہ ادا کر لیا کریں۔"

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب میں فرمایا:

"عمر مجھے اس بات کا حکم نہیں دیا گیا کہ ہم یہاں کھڑے ہو کر نماز ادا کریں۔"

تفسیر روح المعانی میں علامہ سید محمود الٰہی لکھتے ہیں کہ سورج غروب ہو رہا تھا تو وحی نازل ہوئی۔ وحی کے الفاظ تھے:

وَاتَّخِذُوا مِن مَّقَامِ اِبرَاهِیمَ مُصَلّٰی۔

وہی الفاظ جو حضرت عمر فاروق رضؓ نے استعمال کیے، خدا نے قرآن میں انہیں الفاظ کو بعینہٖ ذکر کر دیا اور حکم دے دیا کہ تم مقامِ ابراہیم پر نماز ادا کیا کرو۔

یہ ایک ایسا شرف ہے کہ روزِ قیامت تک ہر حاجی فاروقِ اعظم رضؓ کی رائے کی تائید میں اترنے والی آیت کے نتیجہ میں اپنی جبینِ نیاز کو اس بے نیاز کے سامنے جھکاتا رہے گا۔

نام نہاد مسلمان اور یہودی کا تنازعہ ہوتا ہے۔ دونوں بارگاہِ رسالت میں پیش ہوتے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ یہودی کے حق میں دے دیا، کیونکہ حق پر وہی تھا۔ یہ فیصلہ

بدر کے مقام پر حضرتِ عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی رائے کی تائید میں قرآنی آیت کا نزول ہوا۔ جب گرفتار ہونے والے مشرکینِ مکہ کے بارے میں حضورؐ نے صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ سے رائے لی تو آپؓ نے عرض کیا کہ فدیہ لے کر چھوڑ دیجئے۔ صدیقِ اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس طرح رائے اس لیے دی کہ وہ رقیق القلب تھے۔ دوسرے یہ کہ گرفتار ہونے والے اور مسلمان آپس میں عزیز واقارب تھے۔ تو آپ کی رائے کی تائید میں دیگر صحابہ کرام نے بھی یہی رائے دی۔

جب عمر فاروقؓ سے حضور صلعم نے دریافت فرمایا، تو آپؓ نے کہا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم مجھ سے پوچھتے ہیں، اس کے ساتھ ہی جوش میں آگئے اور عرض کیا، میری رائے یہ ہے:

" حضورؐ ان لوگوں نے آپ کو جھٹلایا، اور آپ کو گھروں سے نکالا اور آپ کے مقابلے میں لڑائی کی اور مسلمانوں کا قتلِ عام کیا، میری رائے یہ ہے کہ ان کی گردنیں اڑا دی جائیں"۔

آپ کی رائے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سنی اور پھر دیگر صحابہ کرامؓ سے دریافت کیا تو انہوں نے کہا کہ حضورؐ فدیہ لے کر چھوڑ دیجئے۔ اب اکثریت اس طرف تھی تو آپ نے فیصلہ دے دیا کہ فدیہ لے کر چھوڑ دیا جائے۔

عین اسی وقت وحی لے کر جبرائیلِ امین حضورِ رسالت مآب کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ وحی کے نزول کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرتِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بلایا اور فرمایا کہ عمر آپ کی رائے کی تائید میں ہی جبرائیلِ امین وحی لے کر آیا ہے۔

اسی پر بس نہیں آگے چلیئے:

ایک مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک صحابی کو حضرت فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھر انہیں بلانے کے لیے بھیجا۔ صحابی آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ گھر میں لیٹے ہوئے تھے اور آپ کی ران ننگی ہو رہی تھی۔ دوپہر کا وقت تھا۔ صحابی نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا پیغام سنایا تو فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ آپ چلیں میں آتا ہوں۔ بعد میں آپ نے دعا مانگی:

" اے اللہ! یہ تین وقت ایسے ہیں (فجر سے پہلے، ظہر کے وقت اور عشا کی نماز کے بعد) ان اوقات میں خادم ہو، یا والد، یا والدہ یا دیگر رشتہ دار ان سب کو اجازت لے کر گھر میں داخل ہونا چاہیئے"۔

یہ دعا فرما کر آپ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں روانہ ہوئے۔ ابھی آپ پہنچے نہیں تھے کہ وحی کا نزول ہو گیا۔

اس وحی کے نزول کے بعد ہر خادم ہر مسلمان پر ان اوقات میں اجازت طلب کرنا لازمی ہو گیا۔

یہیں پر بس نہیں۔ ازواجِ مطہرات کے بارے میں جو سب ہماری مائیں ہیں، تو اس آیت کے تحت حضرت علی کرم اللہ وجہ، بھی حضرت عائشہ کے بیٹے بنے تو حضرت کس طرح ماں پر تنقید کرتے۔ کوئی بیٹا ماں پر تنقید کیسے کر سکتا ہے۔ حضرت عائشہؓ کا مقام اتنا بلند ہے کہ یوسف علیہ السلام پر تہمت لگے تو خدا بچے کو شہادت کے لیے بلوائے۔ حضرت مریم علیہ السلام پر تہمت لگے تو بچے کو بلوائیں، لیکن جب حضرت عائشہ صدیقہؓ کی باری آئی تو خدا چاہتا تو شجر و حجر کو، شمس و قمر کو بلوا سکتا تھا لیکن خداوندِ کریم کی غیرت جوش میں آئی تو گواہی خود دی کہ عائشہ پاک ہے تو قرآن میں وہی الفاظ آئے جو حضرتِ عمر فاروقؓ نے کہے تھے۔ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرتِ عمرؓ سے دریافت کیا تھا۔ حضرت عمرِ فاروقؓ کے الفاظ تھے:

" سبحٰنک ھذا بہتانٌ عظیم "

قرآن میں بھی یہی الفاظ آگئے۔

حضرت عائشہ صدیقہؓ کا مقام واقعتاً بہت بلند ہے۔ ایک مرتبہ حضرت فاطمہؓ اور حضرت عائشہ صدیقہؓ کے درمیان گفتگو ہوئی۔ حضرت فاطمہؓ نے کچھ اپنے مرتبہ کے بارے میں کہا۔ حضرت عائشہ صدیقہؓ نے فرمایا، بیٹی تو سچ کہتی ہے، لیکن تجھے یاد ہونا چاہیئے کہ قیامت کے روز ہر عورت اپنے خاوند کے ساتھ جنت میں جائے گی۔ تو علیؓ کے ساتھ ہو گی اور میں حضورؐ کے ساتھ۔

یہ مقام ہے حضرتِ عائشہ صدیقہؓ اور ازواجِ مطہرات کا۔

آگے چلیئے!

ابتدائے اسلام ہے لوگ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر بغیر پردہ کے آتے جاتے اور دینِ اسلام کے متعلق استفسار کرتے ہیں۔ حضرتِ عمرِ فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ بات ناپسند تھی۔ آپ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ لوگوں کو پردے کا حکم دیجئے۔ آپ نے اپنی رائے کا اظہار کیا تو فوراً وحی کا نزول ہوا، اور قرآنی الفاظ یہ تھے۔ ترجمہ:

" آئندہ جو سوال بھی کیا کرو، پردے کے پیچھے سے کیا کرو"۔

نام نہاد مسلمان اور رئیس المنافقین فوت ہو گیا۔ جنازے کا وقت ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنا کرتا کفن کے لیے پیش کرتے ہیں اور نمازِ جنازہ پڑھانے کے لیے تیار ہیں۔ حضرت عمرِ فاروقؓ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا"۔۔۔ اس منافق کا آپ جنازہ پڑھا رہے ہیں جو آج تک اندرونِ خانہ دینِ اسلام کے خلاف ہر تحریک میں پیش پیش رہا"۔ ایک طرف غیرتِ ایمانی کا جوش ہے اور دوسری طرف رحمت اللعٰلمین ہیں۔ آپ نے اپنے رحمت اللعالمین ہونے کا ثبوت دیا لیکن دوسری طرف خدا نے حضرت فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی رائے کی تائید میں وحی نازل فرما دی۔ جس کا ترجمہ ہے:

" آج کے بعد کسی منافق کی نمازِ جنازہ نہ پڑھایئے اور نہ کسی منافق کی قبر پر کھڑے ہوں۔"

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نمازِ عصر کے بعد ازواجِ مطہرات کے گھروں میں جایا کرتے تھے، اور سب کے ہاں کچھ دیر قیام فرما کر نمازِ مغرب کے لیے جاتے۔ یہ آپ کا روز کا معمول تھا۔

نمازِ عصر کے بعد جب آپ ازواجِ مطہرات کے گھروں میں جاتے تو آپ حضرتِ زینب بنتِ جحش کے گھر شہد کھاتے۔ یہاں پر آپ کو کچھ دیر ہو جاتی، جس پر حضرتِ عائشہ صدیقہؓ اور حضرتِ حفصہؓ کو رشک آیا۔ [illegible]

میں مشورہ کیا کہ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہم میں سے کسی کے پاس آئیں تو ہم نہیں کہیں کہ آپؐ کے منہ سے مغافیر کی بُو آتی ہے۔

چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے مغافیر تو کھایا ہی نہیں ہاں البتہ زینب بنتِ جحش کے گھر شہد کھایا ہے۔ تو انہوں نے کہا کہ شہد کی مکھی وہاں پہ جاتی ہے جس کی وجہ سے شہد میں یہ بُو آتی ہے۔ حضورؐ نے قسم کھالی کہ میں آئندہ شہد نہیں کھاؤں گا۔ جس کے بعد قرآنی آیات نازل ہوئیں۔

حضور جس کے نتیجہ میں کچھ روز ان سے نہیں بولے۔ جب حضرت عمرؓ کو اس بات کا علم ہوا تو حضرت حفصہؓ کے پاس آئے اور آپ نے کہا کہ "آپ معافی مانگ لیں، نبیؐ کی آپ کو ضرورت ہے، نبی کو آپ کی ضرورت نہیں۔ خدا آپ سے بہتر پاکباز عورتیں نبی کو عطا کر سکتا ہے۔۔۔"

آپ نے یہ الفاظ کہے تو فوراً قرآن میں آیات کی شکل میں وہی الفاظ آ گئے۔ وہ الفاظ جو حضرت عمرؓ نے کہے تھے قرآن میں خدا نے وہی ذکر کر دیئے۔

اتنا مقام ہے فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا۔ وہ فاروقِ اعظمؓ جس کی رائے کی تائید میں قرآن اترے۔ آج ان کے ایمان کو ماپنے والے سے بڑھ کر سفیئہ ازلی کون ہوگا۔

اسی پر بس نہیں۔ آپ میں روحانیت بھی ہے۔ ہوا کو حکم دیتے تو آپ کا پیغام ہزاروں میل دور پہنچا دیتی ہے۔ دریائے نیل کے نام خط لکھتے ہیں تو جوش مارنے لگتا ہے جو ہر سال ایک لڑکی کو لے کر پیاس بجھاتا تھا۔ زمین پر زلزلہ آتا ہے تو دُرّا مارتے ہیں اور زمین ٹھہر جاتی ہے۔

رعیت سوتی ہے راعی جاگتا ہے

دورِ خلافتِ فاروقی میں فاروقِ اعظمؓ تمام رات چکر لگاتے اور رعایا کے حالات معلوم کرتے۔ ایک دفعہ کا ذکر ہے آپ چکر لگا رہے تھے۔ خیمے کے باہر ایک آدمی بیٹھا ہوا ہے۔۔۔ آپ نے استفسار کیا کہ کیسے بیٹھے ہو۔ اس نے کہا کہ میں اجنبی ہوں، مسافر ہوں۔ میری بیوی دردِ زہ میں مبتلا ہے، پریشان ہوں کہ کیا کروں۔ آپ فوراً گھر گئے اور اپنی بیوی اُم کلثوم کو بطور دایہ ساتھ لیا اور خیمہ کے پاس پہنچ گئے۔۔۔ یہ اُم کلثوم حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ کی بیٹی ہیں۔ فاطمۃ الزہرہؓ کی لختِ جگر ہیں، حسنینؓ کی نورِ بصیرت ہیں۔ حضرت اُم کلثوم نے دائیہ کے فرائض انجام دیئے۔ یہ ہیں دراصل خاتونِ اوّل، باقی سب من گھڑت ہیں۔

حضرت علیؓ کو حضرت عمرؓ سے بہت اُنس تھا۔ دورِ خلافتِ فاروقی میں ہی حضرت علیؓ نے خواب دیکھا کہ ایک عورت کھجوروں کا تھال بھر کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ آپ نے مجھے بلا کر دو کھجوریں عطا فرمائیں۔ صبح کو جب میں اٹھا تو فجر کی نماز ادا کرنے کے لیے مسجد میں گیا۔ میں نے فاروقِ اعظمؓ کے پیچھے نمازِ فجر ادا کی (نماز بھی اسی کے پیچھے ہوتی ہے جس کے ساتھ عقیدت ہو) نماز کے بعد ایک عورت آئی۔ کھجوروں کا تھال بھرا ہوا ہے۔ حضرت عمرؓ نے وہ تھال پکڑا اور مجھے آواز دی۔ میں آگے بڑھا تو آپ نے مجھے دو کھجوریں عنایت فرمائیں۔ میں نے اور طلب کرنا چاہیں تو آپ نے جواب دیا۔۔۔ "علیؓ اگر رات کو نبیؐ زیادہ عطا فرماتے تو عمرؓ بھی زیادہ دیتا"۔۔۔ یہ روحانیت کا مسئلہ ہے ابھی توحید کا بھی ذکر کرتا ہے۔ دراصل بھائیو!

ایک پتھر ہے چومنے کے قابل، ایک گھر ہے طواف کے قابل، ایک خدا ہے سجدے کے قابل۔ توحید کا مسئلہ آ گیا تو ایک اور واقعہ ذکر کرتا چلوں۔

خالدؓ بن ولید عظیم سپہ سالار، جنہوں نے ۱۲۵ جنگیں لڑیں اور کسی میں بھی شکست نہیں کھائی، لبعض جدید الاسلام لوگوں کے ذہن میں یہ بات پیدا ہو گئی کہ شاید فتوحات خالدؓ بن ولید کی وجہ سے ہوتی ہیں۔ جب حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اس کا علم ہوا تو آپ نے خالد بن ولید کو معزول کر دیا۔ اور فتوحات خالد کی وجہ سے نہیں بلکہ ربِّ خالد کی وجہ سے ہوتی ہیں۔

خالد بن ولید کی معزولی کے بعد خالد بن ولید کو برانگیختہ کرنے کے لیے بعض جدید الاسلام لوگوں نے ان سے کہا کہ آپ سے زیادتی ہوئی ہے۔ کہاں آپ سپہ سالار تھے اور کہاں ایک سپاہی۔۔۔

حضرت خالد بن ولید نے جواب دیا:

" میں نے کام عمرؓ کے لیے نہیں کیا، ربِّ عمرؓ کے لیے کیا تھا اور کرتا رہوں گا"

اتنا بہادر انسان ماں کبھی کبھار جنتی ہے۔

میری یہ رائے ہے کہ افواجِ پاکستان میں شخصیت کی ضرورت ہے جو قوم کو متحد اور منظم کر دے۔

ہر قسم کے سامان منیاری

کی مشہور دکان

ہمارے ہاں سے۔

سامانِ کاسمیٹکس، ہوزری

و دیگر منیاری کی مصنوعات سستے

داموں خرید فرمائیں۔

پروپرائٹر: حاجی عبدالحمید عبدالرشید

مسافر جنرل سٹور کچہری بازار سرگودھا۔ فون ۳۴۳۲

سرگودھا

میں

معیاری جوتوں

کی واحد دُکان

پروپرائٹر شو پیلس سٹور

کچہری بازار۔ سرگودھا

محمد زاہد بلند شہری

گورنر صاحب!

فرقہ وارانہ فساد روکئے

یادِ شہادت حسینؓ منانے پر کسی ایک مذہبی فرقہ کی اجارہ داری نہیں ہے۔ اگر کوئی یہ سمجھتا ہے تو غلطی پر ہے۔ یاد منانے سے مراد نوحہ یا بین نہیں۔ مگر مسلمانوں میں ایک فرقہ شہادت حسینؓ کی یاد منانا اپنی دانست میں اسی طرح درست سمجھتا ہے۔ اور اس کے اظہار کے لئے ہر سال نویں اور دسویں محرم کو جلوس نکالتا ہے۔ روضہ حسینؓ اور ان کے ساتھیوں کے روضوں کی مصنوعی شبیہ تیار کر کے بازاروں میں پھرایا جاتا ہے —— علاوہ ازیں اس فرقہ کے لوگ محرم کے علاوہ دوسرے مہینوں میں جلوس نکالنے کا کوئی نہ کوئی جواز ڈھونڈ نکالتے ہیں حالانکہ محرم کے علاوہ مہینوں میں کوئی جواز نہیں ہے۔ اگر مصلحت کے تحت اس فرقہ کے لوگوں کو اجازت مل بھی جاتی ہے تو اس کا ناجائز فائدہ اٹھانا اس فرقہ کا طرۂ امتیاز رہا ہے۔ ایسے نازک موقع پر جبکہ ملک میں نمائندہ حکومت نہیں ہے اور مسلح افواج نے ملک بچانے اور قوم کے تحفظ کی خاطر عارضی طور پر اقتدار سنبھالا ہے اور پاکستان کے ہمسایہ ملکوں میں بھی تبدیلیاں رونما ہو رہی ہیں قوم کو اتفاق و اتحاد کی اشد ضرورت ہے، مگر چند شرپسند جو اپنے تئیں شرپسندانہ کارروائیوں کو نام نہاد عوامی حقوق کی بازیابی کے لئے جدوجہد قرار دیتے ہیں محرم ایسے خاص حرمت و مذہبی تقدس والے مہینوں میں اپنے مکروہ عزائم کو پورا کرنے کا کوئی موقع فروگذاشت نہیں کرتے۔ ان شرپسندوں کا کام نہ صرف سیاسی بلکہ مذہبی و فرقہ وارانہ فساد پیدا کر کے دو گروہوں کو لڑا کر اپنا مقصد حاصل کرنا ہے جو سراسر قوم و ملک دونوں کے لئے نقصان دہ ہے۔

پاکستان میں گزشتہ تیس برس سے مسلمانوں کے دو بڑے گروہ شیعہ مسلمان اور سُنی مسلمان رہتے چلے آرہے ہیں۔ ان تیس برسوں میں چند بار غلط فہمی یا شرپسندوں کی شرپسندی سے فساد بھی برپا ہوا ہے جس کا لازمی نتیجہ یہ نکلا کہ باہم محبت و رواداری دونوں گروہوں میں مفقود ہونا شروع ہو گئی۔ خصوصاً شیعہ بھائیوں نے رواداری کے دامن کو یکسر ہاتھ سے چھوڑ کر اپنے امام باڑوں اور جلوسوں میں ان مقدس و عالی مرتبت ہستیوں کے خلاف زبان درازی شروع کر دی جن کے بارے میں بغیر سوچے سمجھے کچھ کہنا اپنے اوپر گناہ لازم کرنا ہے۔ اور پھر وہ لوگ جن کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے گواہی دی کہ اللہ ان سے راضی ہوا ان لوگوں کے خلاف طرزِ تکلم میں تلخی پیدا کرنا کسی صحیح العقیدہ مسلمان کا کام نہیں اور جو یہ کرتا ہے وہ قرآن و حدیث کی رو سے مسلمان کہلوانے کا حقدار نہیں ہے۔

اور اکثر و بیشتر فساد کبیرہ و صغیرہ جب بھی پیدا ہوا صرف مذکورہ وجہ ہی کے معرضِ وجود میں آنے سے پیدا ہوا ہے۔ اور اس کی تازہ ترین مثال پچھلے سال ۸ ربیع الاول کو ہونے والا اسلام پورہ (سابقہ کرشن نگر) لاہور کا شیعہ سنی فساد ہے جس میں دسیوں آدمی زخمی ہوئے تھے۔ اسلام پورہ میں دکانداروں کی اکثریت سنی العقیدہ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ربیع الاول کا مبارک مہینہ شروع ہوتے ہی بازار میں روایتی سجاوٹ اور روشنیوں کا انتظام کیا جاتا ہے۔ پچھلے سال ۱۲ ربیع الاول کی تیاریاں جاری تھیں۔ روشنیوں اور دیگر سجاوٹ کا کچھ سامان نصب بھی کر دیا گیا تھا، اور بڑے بڑے بینر بھی باندھ دیئے گئے تھے ۸ ربیع الاول کو شیعہ حضرات نے ایک "چُپ تعزیہ" کے نام سے جلوس تعزیہ نکالا۔ اس چپ تعزیہ کا اجازت نامہ (جو عارضی بنیادوں پر ہے) بھٹو دور حکومت میں دیا گیا تھا جس کا راستہ اسلام پورہ آخری بس سٹاپ سے کربلا گامے شاہ تک ہے۔ یہ اجازت نامہ حالانکہ سراسر ناجائز اور بلا مقصد تھا مگر اس کے باوجود یہاں کی اکثریت سنی اسے محض باہم برادرانہ بھائی چارہ اور رواداری کی وجہ سے برداشت کرتی رہی ہے۔ گذشتہ جلوس میں جس کا کہ پہلے تذکرہ کیا جا چکا ہے کچھ شرپسند بھی شامل ہو گئے۔ جب جلوس خواجہ حافظ عبدالحفیظ بھیروی (نائب صدر پاکستان قومی اتحاد حلقہ ۱۰۴) کی دکان کے سامنے لگے ہوئے خلفاء راشدین کے بینر کے قریب پہنچا تو جلوس میں شامل چند شرپسندوں نے ان عظیم المرتبت صحابہ کرامؓ پر تبرہ بازی شروع کر دی جس کا مقصد صرف اور صرف سنی العقیدہ مسلمانوں کے جذبات سے کھیلنا تھا۔ خواجہ عبدالحفیظ بھیروی نے مقامی انتظامیہ سے ان کی اس حرکت کا نوٹس لینے کو

کہا کیونکہ وہاں کے تمام دکاندار اس واقعہ کو سن کر شدید مشتعل ہو گئے تھے مگر انتظامیہ نے کوئی جواب نہیں دیا۔ عبدالحفیظ بھیروی اور ایم۔ اے۔ او کالج کے سابق صدر اسٹوڈنٹس یونین جناب نوید کمال بھٹی مشتعل لوگوں کو جوابی کاروائی سے منع کرتے رہے۔ اس دوران جلوس امام باڑہ میں پہنچ چکا تھا واپس نہیں آیا تھا۔ لوگوں کا اصرار تھا کہ جلوس کو واپس جانے نہ دیا جائے کیونکہ انہوں نے بہت ہی زیادتی کی ہے۔

صورت حال کو قابو میں لانے اور دونوں گروہوں میں امن و آشتی کی فضا قائم کرنے کے لئے ایس۔ پی سٹی جناب زمان صاحب کو بلوایا گیا۔ اور تمام واقعات سے آگاہ کیا گیا۔ اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ ایس۔ پی صاحب نے تحکمانہ انداز میں کہا "تم کون ہوتے ہو جلوس ضرور واپس جائے گا۔"

عبدالحفیظ بھیروی اور نوید کمال بھٹی نے ہزاروں افراد کی موجودگی میں انہیں سمجھایا کہ اس طرح اس علاقے میں وسیع پیمانے پر فساد کا خطرہ ہے۔ بہتر ہے کہ واپس جانے سے روک دیں۔ مگر ایس پی صاحب نہ مانے اور سنی حضرات کی بڑی تعداد مشتعل ہو گئی۔

آخر کار چار گھنٹہ کی دوڑ دھوپ کے بعد اے سی صاحب نے دونوں گروہوں سے کہا کہ وہ مل بیٹھ کر کوئی نہ کوئی فارمولا تیار کریں۔ چنانچہ شیعہ حضرات کی طرف سے محمد نقوی شاہ لائسنس ہولڈر گھوڑا۔ پھلو شاہ۔ لائسنس ہولڈر۔ علی احمد خواجہ شاکر علی رضوی، ایڈوکیٹ، اور سنی حضرات کی طرف سے بشیر احمد خان صدر انجمن دکانداران اسلام پورہ نوید کمال بھٹی۔ شہاب مفتی ایڈوکیٹ۔ محمد رمضان پہلوان اور حافظ عبدالحفیظ بھیروی شریک ہوئے۔ بعد از گفتگو شیعہ نمائندوں نے اپنے شرکار جلوس کی غلطی تسلیم کی اور کہا کہ ہم اپنا جلوس واپس لے جاتے ہیں۔ آپ سنی حضرات کو منتشر کر دیں۔ چنانچہ رات کے دس بجے سنی حضرات منتشر ہونا شروع ہو گئے۔ اسی دوران وعدے اور فیصلہ کو توڑتے ہوئے شیعہ گروہ کی طرف سے منتشر ہونے والے سنیوں پر بھرپور حملہ کر دیا گیا۔ ہزاروں روپے کے بانس لائنس تھے بیز برباد کر دیئے گئے۔ درجنوں افراد زخمی ہوئے۔ یہ فساد رات گئے تک جاری رہا۔ بعد ازاں اگلے دن دونوں فرقوں کے نمائندے پنجاب کے مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر جنرل سوار خان سے ملے جہاں شیعہ حضرات نے تسلیم کیا کہ "ہم وعدے پر پورا نہ اتر سکے۔ اور یہ ہنگامہ ہو گیا"

اب مسئلہ یہ ہے کہ محرم آدھے سے زیادہ گزر بھی چکا ہے۔ صفر اور پھر ربیع الاول آنے والا ہے۔ مارشل لاء انتظامیہ سے التماس ہے کہ وہ ربیع الاول کے مبارک مہینہ میں کسی قسم کے فرقہ وارانہ فساد کو روکنے کے لئے مؤثر اقدامات کرے۔ اور اس سلسلے میں سب سے پہلا کام شیعہ حضرات کا چپ تعزیہ کا عارضی لائسنس کی منسوخی ہے اور دوسرے مقامی انتظامیہ کے سرکردہ افراد کی تبدیلی۔ اگر ان دونوں مطالبوں میں سے کوئی بھی پورا نہ کیا گیا تو خطرہ ہے کہیں پچھلے سال سے کہیں زیادہ فرقہ وارانہ فساد ہو۔

یہاں کے سنی حضرات ضرورت سے زیادہ رواداری کا ثبوت دیتے ہیں اور چاہیئے بھی یہی مگر رواداری کی حد ہوتی ہے۔ رواداری کا مطلب یہ نہیں ہے کہ صحابہ کرامؓ پر تبرہ بازی کو بھی برداشت کر لیا جائے۔ کیونکہ ہر سال اے سی اور ایس۔ پی صاحبان سنی حضرات کے نمائندوں کو اپنے پاس بلاتے ہیں اور رواداری کا سبق پڑھاتے ہیں یہاں تک کہ گذشتہ سال اے سی صاحب نے چوکی اسلام پورہ میں ایک میٹنگ میں کہا کہ "اگر وہ عزاداری کرتے ہیں اس میں آپ کو کیا اعتراض ہے؟" اگر صحابہ کرامؓ پر تبرہ بازی کا نام عزاداری ہے تو اس علاقے کا کوئی سنی اس عزاداری کی اجازت نہیں دے گا۔ ڈیڑھ ماہ پیشتر ہونے والی میٹنگ میں جس میں عبدالحفیظ بھیروی نوید کمال بھٹی، بشیر احمد خان، شہاب مفتی شامل تھے۔ اے۔ سی سٹی نے نہایت ڈھٹائی سے کہا کہ "اگر تم (سنی) ربیع الاول کے مہینے میں شراب پی کر شور غوغا کر سکتے ہو تو کیا شیعہ عزاداری نہیں کر سکتے"۔ یہاں کے لوگوں کی اکثریت یہ کہہ رہی ہے کہ انتظامیہ موجودہ حکومت کو ناکام بنانے کے لئے سراسر جانبداری سے کام لے رہی ہے جس کا واضح ثبوت حالیہ محرم الحرام میں نکلنے والا ذوالجناح کا جلوس ہے جو مقررہ راستے کو چھوڑ کر ..... ان راستوں سے گزرا جہاں سنیوں کی اکثریت ہے۔ ایس۔ پی سٹی، اے۔ سی لاہور نے شیعہ حضرات کے غیر قانونی اقدام کا کوئی نوٹس نہیں لیا۔ قانوناً وہ لائسنس منسوخ ہو جاتا ہے جو شرائط پر پورا نہ اترے مگر اس کے باوجود گذشتہ سال ہنگامہ ہو چکا ہے لائسنس برقرار ہے۔ آخر کیوں؟

موجودہ حکومت سے التماس ہے کہ عامۃ الناس اور اکثریت کے جذبات اور شر پسند عناصر کی سرکوبی کے لئے اس عارضی لائسنس کو منسوخ کرے ورنہ ملک دشمن اور شر پسند جو پہلے ہی ایسے موقعوں کی تلاش میں رہتے ہیں اس موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے وسیع پیمانے پر ملک گیر فساد پھیلانے کی حتی الوسع کوششیں کریں گے جس کا لازمی نتیجہ یہ نکلے گا کہ ملک ایک مرتبہ پھر طویل خانہ جنگی کی لپیٹ میں آ جائے گا اور ملک دشمن گروہ اپنے مقصد میں کامیاب ہو جائیں گے۔

چٹ پر سرخ نشان

چندہ ختم ہونے کی علامت ہے

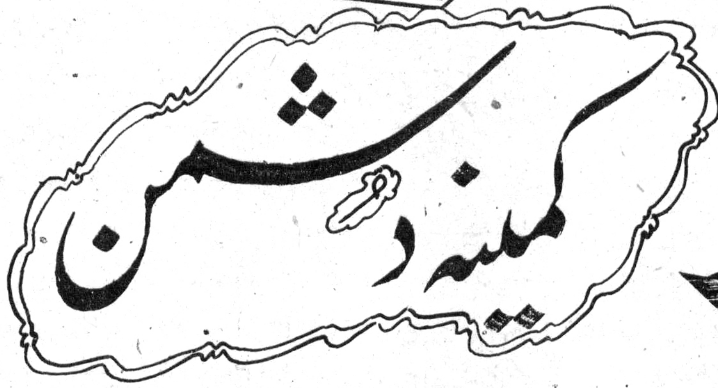
مشتاق ریڈی میڈ سینٹر

ہمارے ہاں گرم بچگانہ سوٹ ریڈی میڈ پینٹ ٹرسٹس قمیص و دیگر ہر قسم کے ریڈی میڈ گارمنٹس خریدنے کیلئے تشریف لائیں۔

پروپرائٹر **مشتاق ریڈی میڈ سینٹر**

کارخانہ بازار۔ سرگودھا

عبدالصمد صارم





ہم الہ آباد جیل میں قید تھے۔ یہ قید خانہ کیا تھا اچھا خاصا چڑیا گھر تھا یعنی بھو کے ہندوستان نے ہمیں ذریعہ آمدنی بنا رکھا تھا۔ مطلب یہ کہ ہمارے دیکھنے پر ٹکٹ لگا دیا تھا جو چاہے آٹھ آنے پیسے دے اور پاکستانی قیدیوں کی سیر کرے۔

ہمیں دیکھنے کیسے کیسے رنگ روٹ آئے تھے اور کیسی کیسی عجیب وغریب حرکتیں کرتے تھے کہ بیان سے باہر ہیں۔ بس وہ تماشا ہوتا تھا کہ شنیدنی نہیں، آئے دن نئے نئے چہرے مہرے دکھائی دیتے۔ چھوٹے، بڑے جوان بوڑھے۔ مؤنث، مذکر، دیہاتی، شہری، بھنگی، چمار، چوڑے، پنڈت، پجاری، باہمن ڈوم دھاڑی، جاٹ، چوہان، بنیے، رسوئی اور نہ جانے کون کون، ستر قومیں اور ستر جاتیاں عجیب وغریب سج دھج کے لوگ ہر ایک کی ادا نرالی اور ہر ایک کی بات جداگانہ۔

ہمیں دیکھ کر قسم قسم کے منہ بناتے نت نئے اشارے کنایے کرتے اور طرح طرح کے وحشیانہ اور غیر وحشیانہ قہقہے لگاتے۔ کبھی کسی کی ہمت ہو جاتی تو وہ الٹے سیدھے سوالات کی بھرمار کر دیتا۔ کوئی اوٹ پٹانگ ہانکتا تو کوئی بے تکی رلا دیتا۔ ہمیں ان کی باتوں سے ایسا اندازہ ہوتا کہ اہل ہند میں تہذیب و تمدن اور علم وعقل کا فقدان ہے۔

کبھی کوئی اخبار والا ایسے مضحکہ خیز سوالات کرتا کہ حیرت ہوتی یا الٰہی یہ کیسے اخبار چلاتے ہوں گے۔ اور کیسے صفحہ قرطاس کا منہ کالا کرتے ہوں گے۔ کبھی لیڈر قسم کے لوگ آجاتے تو وہ ہم پر خوب دھونس جماتے، قائد اعظم کو برے الفاظ سے یاد کرتے اور ہمارے لیڈروں کو برا کہتے کبھی بعض سول افسر آدھمکتے اور ہم پر ہندوستان کی بالادستی کا رعب جمانے لگا ہے لگئے وزیر وزرا بھی آجاتے تھے۔ یہ لوگ ذرا سنجیدگی سے بات کرتے تھے۔ ان کی زیادہ کوششیں یہی ہوتی تھیں کہ ہم پاکستان سے نفور اور ہندوستان کے گرویدہ ہو جائیں۔ ایک دفعہ اندرا گاندھی بھی تشریف لائیں فرمانے لگیں "اپنے لیڈروں سے کہنا ہندوستان سے جنگ کی نہ سوچا کریں۔ اب پاکستان جاؤ گے تو ہم سے آئندہ کبھی لڑنے تو آؤ گے؟" ہم نے کہا "کیوں نہیں" ضرورت پڑے گی تو ضرور آئیں گے۔" ہمارا جواب سن کر اپنا سا منہ لے کر رہ گئیں۔

بعض لوگ تو ہمیں کی بہت مذمت کرتے اور بنگلہ دیش کی تعریف کے ڈونگرے بجاتے مجیب کی تعریف کرتے کرتے منہ سے تھوک جھڑنے لگتا۔ یحییٰ خان کو بہت برا بھلا کہتے اور ہمارے لیڈروں کو بے وقوف ثابت کرنے کی کوشش کرتے۔ بعض اپنی فوج کی بڑی مدح سرائی کرتے اور بعض اندرا گاندھی کے گیت گاتے بعض لوگ ہمارے سخت و کرخت جواب سن کر کہتے، "آپ لوگ ہماری قید میں ہیں۔ جس ملک کے عوام، ایڈیٹر، لیڈر اور بڑے لوگوں کا یہ حال ہو وہاں کے جیل کے عملے کا کیا کردار ہوگا۔ معلوم نہیں سپرنٹنڈنٹ جیل اپنے آپ کو ان داتا سمجھا تھا یا کیا، وہ ناک پر مکھی تک نہ بیٹھنے دیتا تھا نیچے کا عملہ اس سے زیادہ گستاخ اور کھانا لانے والے تو نہ معلوم کیسے لوگ تھے نہ صفائی کی تمیز نہ پاک نہ پاک کا امتیاز، نہ معلوم چوڑھے چمار کی نسل سے تھے۔ یا بھنگی کی اولاد۔ سنتری علیحدہ فرعون بے سامان بنے ہوئے تھے۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ ہماری جانیں ان کی ملکیت ہیں۔ خدا لگتی کہو اور ہندوؤں کی نالی سیدھی وہ ہمیں جانوروں کی طرح للکارتے اور بھیڑ بکریوں کی طرح ہنکاتے تھے۔

کس کس بات کا دکھ روؤں جس دن صفائی ستھرائی ہوتی ہم سمجھ جاتے تھے کہ آج ریڈ کراس کے آدمی معائنہ کرنے آ رہے ہیں ورنہ جھاڑو کا نام تک نہ آتا تھا۔ ہم کہتے بھی تو کوئی سنتا ہی نہ تھا۔ کھانا بھی ایسے دن قرینے کا ملتا ورنہ یہ عالم ہوتا تھا۔ کہ کھانا کھانے کو تو کیا دیکھنے کو بھی جی نہ چاہتا تھا۔ صبح کی چائے اچھا خاصا گرم پانی ہوتا تھا دوپہر کے کھانے میں کالی کالی روٹیاں آتیں۔ جن میں اکثر و بیشتر ریت ملا ہوا ہوتا تھا اور کبھی چونا کبھی کوئی شریر کانچ بھی پیس کر ملا دیتا تھا۔ کسی کو پیچش تک

جاتی کسی کو دست، دال میں پانی علیحدہ، مصالحہ علیحدہ، اول تو مصالحہ ہوتا ہی کب تھا اور دال بھی ایسی کہ شوربے کا گمان ہو۔ بس برائے نام دو چار دانے دال کے اور باقی پانی، کبھی سبزی ترکاری ملتی تو وہ اس سے بھی بدتر اور شوربے میں تو بوٹی کا نام نہ ہوتا تھا۔ کچھ سرکار کفایت شعاری سے کام لیتی تھی اور کچھ جیل کا عملہ کھا جاتا تھا۔ ہمیں کیا ملتا تھا پانی۔

مجھے بارہا ایسا محسوس ہوا کہ جو تحفے تحائف باہر سے آتے تھے ان میں بھی خیانت ہوتی تھی اچھے کپڑے، اچھے سگریٹ، عمدہ جرابیں اور تولیے وغیرہ جیل کا عملہ ہضم کر جاتا تھا ہمارے لیے آئے ہوئے بیش قیمت کمبل ہندوستان کے بازاروں میں بکے۔

ڈاکٹری ایڈ برائے نام تھی ہم خود ہی لوٹ پیٹ کر اچھے ہو جاتے تھے، دنیا بھر سے قیمتی دوائیں ہمارے لیے آئیں مگر شاید ہمیں ان کا دس فیصد بھی نہیں ملا۔ پانی کے انجکشن اور رنگ دار پانی کے سوا ہمیں کچھ نہیں ملا۔ بہت ہی کوئی بیمار ہوتا تو کچھ ڈھنگ کی دوا مل جاتی تھی

ہمارے لیے دنیا جہان کی کتابیں اور رسالے آتے تھے مگر وہ بھی ہندوستان کی مارکیٹ کی نذر ہو جاتے تھے۔ جیل کے عملے کا یہ عالم تھا کہ ان کا بس چلتا تو ہمیں بیچ کر کھا جاتے یا جان سے مار ڈالتے، ایسا محسوس ہوتا تھا۔ کہ ہم درندوں کے درمیان زندگی بسر کر رہے ہیں بازار سے اپنے داموں سے کوئی چیز منگاتے تو جیل والوں کے گھر ہو جاتے روپے میں آنے کی چیز ہمارے ہاتھ آتی تھی اور جو بھی چیز آتی خراب اور ردی تر، ہمارے لیے کھیل کود کا کوئی معقول انتظام نہ تھا جس کی وجہ سے ہم لوگ اکثر بیمار رہتے تھے۔

موسم سرما میں ہمیں بڑی ہی تکلیف پہنچی نہ بستر نہ رضائی نہ لحاف نہ کمبل نہ سوئٹر نہ کھانے کو انڈا نہ مکھن، حلوے پراٹھے اور مچھلی کا ذکر ہی کیا ہے۔ سوکھی روٹی اور وہ بھی نقلی نکلتی نہ کھانے کو ملتا نہ پہننے کو تو موسم سرما ایک مصیبت ہو جاتا۔ گرمی برسات تو جوں توں کر کے گذر ہی جاتے تھے مگر جاڑے کا موسم تو سراپا مصیبت بن جاتا تھا۔ دانت سے دانت بجنے لگتے تو ہم پیسے منگا منگا کر گزارہ کرتے پیسے بھی کیا ملتے روپے کے مٹھی بھر کچھ ملکی گرانی اور کچھ جیل والوں کی خود ساختہ گرانی۔ کئی کو نمونیہ ہو گیا۔ غذا دوا ملی نہیں لہٰذا وہ راہی ملک بقا ہوئے۔ جب بھی کوئی مرتا تو جیل کا عملہ بڑا خوش نظر آتا کہ ایک تو کم ہوا۔

سب سے بڑی مصیبت یہ تھی کہ داد فریاد سننے والا کوئی نہ تھا۔ خدا بھلا کرے ریڈ کراس والوں کا کہ وہ ہمارے دکھ درد کے ازالہ کی سبیل نکال لیتے تھے مگر وہ جو کچھ کرنا چاہتے تھے ہند سرکار اور جیل کا عملہ دس فیصد بھی کرنے نہ دیتا۔

ایک دن ایک سنتری نے ہمارے سپاہی کے ساتھ بڑا ذلت آمیز سلوک کیا تو اس نے اس کے تھپڑ مار دیا۔ اس کا تھپڑ مارنا تھا کہ گولی اس کے سینے کے آر پار ہو گئی اور پھر جو ہر طرف سے گولیوں کے چلنے کی آوازیں آنے شروع ہوئیں تو ایسا معلوم ہوتا تھا کہ آج سبھی کو بھون ڈالیں گے۔ ذرا کسی نے جواب دیا اور گولی چلا دی اور الزام یہ لگا دیا کہ یہ بھاگنا چاہتا تھا۔ اس طرح ہمارے بہت سے ساتھی وقتاً فوقتاً شہید کر دیئے گئے۔

آپ نے اکثر اخباروں میں پڑھا ہوگا کہ فلاں کیمپ میں گولی چلی اور کئی قیدی شہید ہو گئے اور پھر ہند سرکار کا بیان پڑھا ہوگا کہ گولی اس لیے چلائی گئی کہ وہ بھاگنا چاہتے تھے یہ میرا آنکھوں دیکھا مشاہدہ ہے کہ ہمارے کیمپ میں ایسی کوئی بات نہیں ہوئی تھی صرف تو تو میں میں ہوئی تھی کہ شہید کر دیئے گئے۔

کبھی عید بقرعید، شب برات وغیرہ پر لوگوں کو کچھ معمولی سا الاؤنس ملتا تو وہ تقریباً سارے کے سارا جیل کے عملے کی جیبوں میں جاتا کیونکہ ہم مجبور تھے کہ جو کچھ منگائیں انہیں کے واسطے سے منگائیں اور ظاہر ہے کہ وہ ہمیں کیا لا کر دیتے پابند قفس کی عید ہی کیا۔ لیکن ہم ذرا بھی کوئی خوشی کا سماں پیدا کرنا چاہتے تو جیل کا عملہ اسے کرکرا کر کے چھوڑتا اور مزے کو بدمزہ کر کے رہتا۔ تنگ ذہن ہندو ہمیں ذرا بھی خوش نہ دیکھ سکتا تھا۔

جب بھی کوئی ہندوانی تہوار آتا تو ہم لوگوں پر مصیبت آ جاتی معلوم نہیں کم بخت اس دن شراب پیئے ہوئے تھے یا بھنگ چرس قسم کے نشے سے مخمور ہوتے تھے۔ ضرور ایسی باتیں کرتے جس سے بدمزگی پیدا ہو جانی لازمی تھی۔ پندرہ اگست کو تو ہماری شامت ہی آ جاتی تھی اور ہولی کے دن ان کا یہ بس ہوتا کہ ہم ان کے ساتھ ہولی کھیلیں اور دیوالی کی سٹ دیوالی منائیں۔

ایسے ماحول میں کئی سال رہنے کے بعد کسی کا دل و دماغ کیسے محفوظ رہ سکتا ہے۔ ہماری صحت خراب ہو گئی۔ معدے جواب دے گئے۔ قبل از وقت ڈیرے ڈال دیئے حافظہ برباد ہو گیا۔ بصارت میں ضعف آ گیا بال سفید ہو گئے اور سب سے بڑی بات یہ کہ دل بجھ گیا۔

کبھی وہ زمانہ یاد آتا ہے تو سوچتا ہوں اتنے دنوں کیسے زندہ رہا مگر امید کی ایک کرن تھی جس نے ہم سب کو زندگی سے ہم آغوش رکھا ورنہ ہندوستان کے رویے سے تو ایسا معلوم ہوتا تھا کہ اس کی پالیسی یہ ہے کہ ان میں سے اکثر کو یہیں کی خاک کا پیوند بنا دیا جائے اور ایسا واقعتاً ہو جاتا لیکن ایک تو ریڈ کراس کا کوڑا سر پہ تھا اور دوسرے پاکستانی پروپاگنڈے اور دنیا کی بدنامی کا خطرہ تھا لہٰذا ہندوستان ایسا نہ کر سکا۔ پھر بھی بہت سے دوست احباب وہیں کے ہو رہے خدا انہیں غریق رحمت فرمائے۔

روانگی سے قبل ہمیں کیسی کیسی تکلیفیں پہنچائی گئیں اور کس قدر مصیبت سے ہمیں پاکستان کی سرحد تک پہنچایا گیا کہ ہمارا ابھی دل جانتا ہے۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ بھیڑ بکریوں کا ایک گلہ ہے جسے بڑی سے بڑی بے رحمی کے ساتھ ہنکایا جا رہا ہے۔ خدا کمینے دشمن سے محفوظ رکھے . . . .

شہر شہر سے

ترتیب قمر ہاشمی

"پاکستان میں صرف اور صرف اسلامی نظام ہو گا"

وفاقی وزیر بلدیات و دیہی ترقی الحاج محمد زمان خان اچکزئی کا دورہ تونسہ شریف ڈیرہ غازیخان

۴ دسمبر صبح دس بجے جمعیتہ علماء اسلام ضلع ڈیرہ غازی خان کے امیر مولانا غلام فرید صاحب کی زیر قیادت ایک وفد وفاقی وزیر بلدیات اچکزئی صاحب کے استقبال کے لیے صوبہ سرحد کی سرحد پر گیا جہاں ڈیرہ اسماعیل خان کا اختتام اور ڈیرہ غازی خان کی حدود کا آغاز ہو رہا تھا۔

مولانا غلام فرید صاحب کے علاوہ دوسرے قائدین جمعیتہ سردار احمد نواز خان اور جمعیتہ علماء اسلام ضلع لاہور کے سینئر نائب صدر مخدوم منظور احمد تونسوی اور قومی اتحاد شہر تونسہ شریف کے امیر مولانا قاضی عبداللطیف صاحب استقبال کیلئے موجود تھے۔ قرب و جوار کے جمعیتہ کے کارکن کثیر تعداد میں اچکزئی صاحب کی جھلک دیکھنے کے لیے وہاں جمع ہو گئے تھے۔ جونہی اچکزئی صاحب تشریف لائے تو ڈی جی خان کی قیادت نے پُر تپاک انداز میں اچکزئی صاحب کا استقبال کیا اور اچکزئی صاحب بھی انتہائی گرمجوشی سے تمام حضرات سے گلے ملے۔ کاروں کے جلوس میں اچکزئی صاحب کو تونسہ شریف لایا گیا۔ وزیر صاحب کا جس گاؤں اور قصبہ سے گزر ہوتا تو عوام ہاتھ ہلا ہلا کر سلام کرتے۔

محترم وزیر موصوف نے ذرہ نوازی فرماتے ہوئے امیر جمعیتہ ضلع ڈی جی خان کو اپنی کار میں اپنے ساتھ بٹھایا تاکہ علاقہ کے تمام تر مسائل سے آگاہ ہو سکیں۔ تونسہ شریف میں پہنچتے ہی سیدھے جلسہ گاہ کی طرف تشریف لے گئے۔ جہاں تمام ضلعی حکام کے علاوہ قومی اتحاد اور جمعیتہ علماء اسلام کے ہزاروں کارکن اور عوام الناس کا ہجوم قابلِ دید تھا۔ تونسہ شریف کے وسیع و عریض فوجی پڑاؤ (جو کہ اس وقت تونسہ شہر کے وسط میں واقع ہے) میں ٹینٹ اور قناطیں لگی ہوئی تھیں۔ عظیم الشان اسٹیج بنایا گیا۔ اسٹیج پر اور اس کے دائیں بائیں بیسیوں کرسیاں رکھی گئی تھیں۔ جن پر ضلعی حکام اور علاقہ کے معززین تشریف فرما تھے۔

اچکزئی صاحب کے جلسہ گاہ جانے سے پہلے پولیس کے چابک دستہ نے اچکزئی صاحب کو سلامی پیش کی۔ نہایت والہانہ انداز میں اس چابک چوبند دستہ نے اچکزئی صاحب کو خوش آمدید کہا۔ بعد میں تمام حکام نے آگے بڑھ کر سلام کیا اور تعارف کرایا گیا۔ بعد ازاں اچکزئی صاحب اسٹیج پر تشریف لائے۔ اسٹیج سیکرٹری جناب رضا شاہ صاحب ایڈووکیٹ، جو کہ جمعیتہ ضلع ڈیرہ غازی خان کے روحِ رواں ہیں، تھے۔ شاہ صاحب نے اعلان کیا کہ اب آپ کے سامنے سردار احمد نواز خان کھتران سپاسنامہ پیش کرتے ہیں۔ سردار صاحب نے سپاس نامہ پیش کیا جس میں انتہائی درجہ کا اچکزئی صاحب کا شکریہ ادا کیا گیا کہ انہوں نے ذرہ نوازی فرماتے ہوئے ایک پسماندہ تحصیل تونسہ شریف میں تشریف لائے۔ غالباً پاکستان کی تاریخ میں یہ پہلا موقع ہے کہ ایک مرکزی وزیر تونسہ شریف میں تشریف لائے ہیں۔ سردار صاحب نے بڑے احسن طریقہ سے سپاسنامہ میں علاقہ کے مسائل بھی پیش کیے۔

بعد میں مولانا غلام فرید صاحب نے وزیر موصوف کو خراجِ عقیدت پیش کرنے کے لیے مائیک پر آ کر وزیر موصوف کو خطبۂ استقبالیہ پیش کیا، جو نہایت مختصر مگر نہایت جامع اور معنی خیز تھا۔ اس کے بعد وزیر موصوف کو تقریر کی دعوت دی گئی تو محترم وزیر صاحب مائک پر تشریف لائے۔ اور خطبۂ مسنونہ حمد و ثناء سے اپنی تقریر کا آغاز کیا۔

وزیر موصوف نے نہایت مدلّل اور مفصّل تقریر کی اور کہا کہ انشاءاللہ اب وہ دن بالکل قریب آ چکے ہیں کہ اس مملکتِ خداداد میں اسلام کا عادلانہ نظام نافذ ہو گا، خواہ امیر ہو، یا غریب ہو، سب کے ساتھ انصاف کیا جائے گا، پاکستان میں صرف اور صرف اسلامی نظام ہی نافذ ہو گا .... کوئی ازم یہاں نہیں چلنے دیا جائے گا۔

وزیر موصوف نے فرمایا کہ قومی اتحاد ملک کے سنگین حالات کی بنا پر حکومت میں شامل ہوا ہے۔ اور واضح اعلان کیا کہ اگر ملک میں اسلام کا عادلانہ نظام نہ لایا گیا تو قومی اتحاد فوراً حکومت کو خیرباد کہہ دے گا۔

اچکزئی صاحب نے دورانِ تقریر ان لوگوں پر تنقید کی جو چوبیس گھنٹوں میں اسلامی نظام کے نفاذ کا دعویٰ کرتے ہیں۔ اچکزئی صاحب نے فرمایا کہ

وہ لوگ اپنے دعویٰ میں مخلص نہیں۔ انہوں نے سوال کیا کہ یہ لوگ کونسا اسلام چاہتے ہیں جبکہ مکہ اور مدینہ کے اماموں کے پیچھے نماز تک نہیں پڑھتے۔ اچکزئی صاحب نے فرمایا کہ بھائی ہمیں تو مکہ اور مدینہ والا اسلام چاہیئے، جہاں نبی کریم ﷺ کی بعثت ہوئی، جہاں قرآن نازل ہوا۔

آخر میں انہوں نے کہا کہ سابقہ حکومت کے وزیر کو ملنے کے لیے مہینوں گزر جاتے تھے۔ ہمارا اور ان کا فرق یہی ہے کہ آج ہمارے دروازے کھلے ہیں۔ دو منٹ سے بھی پہلے ملاقات ہوسکتی ہے۔ اچکزئی صاحب نے فرمایا کہ میرا تعلق جمعیت علمائے اسلام اور قومی اتحاد سے ہے، لیکن جائز کام کے لیے کوئی شخص بھی خواہ اپنی جماعتوں سے متعلق ہو، یا اپوزیشن سے، خواہ این ڈی پی کا ہو، تحریکِ استقلال کا ہو، یا نورانی صاحب کی جماعت کا۔ اور زور دے کر کہا کہ خواہ پیپلز پارٹی کا ہی کیوں نہ ہو، سب کا جائز کام کرنے کے لیے تیار ہوں۔۔۔ تو لوگوں نے ان کی تقریر کو سراہا۔ اس کے بعد آپ نے حکام کو حکم دیا کہ سپاسنامہ میں جو مسائل بیان کیے گئے ہیں ان کی وضاحت کریں۔ اور خود بھی یقین دلایا کہ انشاء اللہ حتی المقدور تمام مسائل حل کرنے کی کوشش کروں گا اور اعلان فرمایا کہ اس پسماندہ تحصیل کو اس کے پورے پورے حقوق دیئے جائیں گے۔ آخر میں اعلان فرمایا کہ جس شخص کو کسی افسر کے خلاف کوئی شکایت ہو تو وہ اسٹیج پر آکر بیان کرے اور متعلقہ افسر اس کا جواب دے گا، چنانچہ کچھ دیر تک یہی سلسلہ جاری رہا اور جناب اچکزئی صاحب عوام کی متعدد درخواستوں پر احکام جاری کرتے رہے اور آرڈر دیتے رہے۔

آخر میں اسٹیج سیکرٹری سید رضا شاہ نے مولانا مخدوم منظور احمد تونسوی کو دعوت دی کہ اپنی تقریر شروع کریں اور اچکزئی صاحب کا شکریہ ادا کریں تو مخدوم صاحب مائیک پر تشریف لائے اور اپنی تقریر کا آغاز اللہ کی کلام اور نبی ﷺ کے فرمان سے کرتے ہوئے مفصل تقریر کی اور کہا کہ اللہ کے فضل و کرم سے ہم نے تحریک چلا کر ملک پاکستان کی تقدیر کو بدل دیا تھا۔ اُس وقت حالات ایسے تھے کہ ایک جابر ظالم ملک و قوم کا بدترین دشمن اس مملکتِ خداداد پر مسلط تھا۔ لیکن قومی اتحاد کے جیالوں نے اپنی جان کی بازی لگا کر اس بدترین دشمن سے نجات حاصل کی اور ثابت کر دیا کہ یہ ملک خدا کے نام پر لیا گیا تھا۔ اس میں صرف اور صرف خدا اور اس کے رسول کا قانون ہی چلے گا اور انشاء اللہ رہتی دنیا تک اس ملک میں دوبارہ کوئی ظالم، کوئی جابر اور کوئی بدکردار آدمی مسلط نہیں ہونے دیا جائے گا۔ حکمران عوام سے اچھے ہوں گے، مالدار، دولت مند نیک اور سخی ہوں گے اور تمام معاملات مشوروں سے طے ہوں گے۔

آخر میں مخدوم صاحب نے آیتہ کریمہ کا ترجمہ کیا اور قومی اتحاد، وزراء و صدر صاحب و دیگر حل و عقد کو متنبہ کیا کہ اگر خدا نخواستہ تم ایک اینچ بھی اسلامی نظام لانے سے پیچھے ہٹے اور گریز کیا، تو تمہارا حشر بھی اس بدبخت بھٹو سے بُرا ہو گا، جو آج جیل میں گل سڑ رہا ہے۔ خدائی صرف خدا ہی کو زیبا ہے۔ جو بھی اللہ تعالیٰ کے کام میں دخیل ہوتا ہے تو فوراً اللہ تعالیٰ اس سے بدلہ لیتے ہیں۔

مخدوم منظور احمد تونسوی نے ولولہ انگیز تقریر کی تو عوام نے پرجوش نعرے لگائے۔ مخدوم صاحب کی تقریر کو سب نے سراہا۔ آخر میں مخدوم صاحب نے وزیر موصوف کا شکریہ ادا کیا۔ مولانا غلام فرید صاحب کو دعوت دی کہ جلسہ کے اختتام کا اعلان فرمائیں اور دعا فرمائیں تو مولانا نے دعا فرمائی۔

تقریر کے بعد اچکزئی صاحب ریسٹ ہاؤس میں تشریف لے گئے جہاں پانچ چھ وفود سے الگ الگ ملاقاتیں کی۔ انجمن شہریانِ تونسہ شریف۔۔۔ وکلاء بار ایسوسی ایشن تونسہ شریف، طلبۂ کالج وغیرہ اور مختلف سوسائٹیز کے وفود نے ملاقات کی اور اپنے مطالبات پیش کیے۔

ٹھیک دو بجے مولانا عبدالستار صاحب تونسوی کے مدرسہ کی مسجد میں نمازِ ظہر باجماعت ادا کی۔ اس کے ساتھ ہی جمعیتہ علمائے اسلام تونسہ شریف نے کھانے کا انتظام کیا ہوا تھا۔ ڈیڑھ سو کے قریب مہمانوں نے وزیر موصوف کے ساتھ کھانا کھایا۔ دعوت پُرتکلف مگر سادہ تھی۔

اس کے بعد محترم وزیر موصوف بانی تونسہ شریف حضرت خواجہ شاہ سلیمان تونسوی کے مزار پر گئے، فاتحہ پڑھی۔ حضرت خواجہ محمود صاحب اور حضرت خواجہ نظام الدین صاحب کے مزارات پر گئے اور فاتحہ پڑھی۔

چار بجے صاحبزادہ حضرت خواجہ معین الدین تونسوی گدی نشین تونسہ شریف کے ہاں پُرتکلف دعوتِ عصرانہ میں تشریف لے گئے۔ ساڑھے چار بجے تونسہ شریف سے روانگی ہوئی۔ تو ڈیرہ غازیخاں شہر کے جمعیتہ علمائے اسلام کے راہنماؤں نے پل قمبر شادن لند میں انتہائی گرمجوشی سے استقبال کیا۔ استقبال کرنے والوں میں مولانا عبدالحیٔ صاحب جاہپوری، مولانا غلام محمد صاحب ڈیرہ غازیخاں، عبدالرزاق صاحب، جناب تاج محمد خان کھوسہ و دیگر متعدد معززین شہر استقبال کے لیے موجود تھے۔

شادن لند میں نمازِ مغرب ادا کی تو کاروں کے بہت بڑے جلوس میں جس میں بیسیوں کاریں، جیپیں تھیں، محترم اچکزئی صاحب کو ڈیرہ غازیخاں کی طرف لے جایا گیا۔

اس تمام کامیاب دورہ میں مولانا غلام فرید صاحب، اور سردار احمد نواز خان صاحب اور مولانا مخدوم منظور احمد تونسوی، اچکزئی صاحب کے ساتھ رہے۔ ڈیرہ غازیخان کا دورہ بھی انتہائی کامیاب رہا۔ اس کی مفصل رپورٹ آپ حضرات انشاء اللہ آئندہ شمارہ میں ملاحظہ فرمائیں گے۔ (مرتبہ)

(مولوی) محمد موسیٰ جنرل سیکرٹری
جمعیتہ علماء اسلام، تحصیل تونسہ شریف

حرم شریف میں دعا

جناب غلام اکبر صاحب سلیمانی، السلام علیکم! آج مورخہ ۱۶ اگست کو ہمیں حرم شریف میں "جنگ" کراچی ملا۔ جس میں مفتی صاحب نے کہا تھا کہ ۱۳ اگست کو سجدۂ شکر ادا کریں۔ ۱۳ اگست چونکہ گذر چکی تھی اس لیے ہم نے مولوی شیخ الحدیث حضرت شہزادہ صاحب کے مشورے سے یہ فیصلہ کیا کہ دو دو رکعت نفل پڑھ کر اللہ کا شکر ادا کریں کہ پاکستان میں نظامِ شریعت کا اعلان ہوگیا ہے۔ اس کے بعد محراب رحمت کے سامنے دعا کی گئی کہ اللہ تعالیٰ پاکستان کو تا قیام دوام رکھے۔

بعد ازاں حضرت مولانا مفتی محمود صاحب کی صحتِ کاملہ کے لیے دعا مانگی گئی۔

مولانا زاہد الراشدی کا دورۂ وہاڑی و ملتان:

جمعیۃ علماء اسلام کے مرکزی ناظم برائے تنظیمی امور ونشر و اشاعت مولانا زاہد الراشدی مندرجہ ذیل پروگرام کے مطابق ضلع ملتان اور ضلع وہاڑی کا تنظیمی دورہ کر رہے ہیں آپ اس دوران رکن سازی کی رفتار کا جائزہ لیں گے اور مختلف اجتماعات سے خطاب کریں گے۔

۳۰ دسمبر ظہر تا مغرب خانیوال

〃 〃 عشاء کے بعد جلسہ عام میاں چنوں

۳۱ دسمبر درس و ناشتہ ملسہ۔ ۹ تا ظہر عبدالحکیم

〃 〃 عصر تا مغرب کبیر والہ بعد عشاء ملتان

یکم جنوری۔ ناشتہ ملتان ۹ تا ظہر لودھراں

〃 〃 عصر تا عشاء کہروڑ پکا

۲ جنوری۔ درس صبح و ناشتہ دنیاپور

〃 〃 ۹ تا ظہر میلسی

〃 〃 عصر تا مغرب ٹبہ سلطان پور

بعد عشاء جلسہ عام بورے والا یا وہاڑی

ضلع ملتان کے امیر سید خورشید عباس گردیزی و مولانا عبدالقادر تاسی خانیوال و دنیاپور تک آپ کے ہمراہ ہوں گے اور ضلع وہاڑی کے امیر سید محمد ظہیر شاہ اور ناظم عمومی حافظ کریب دنیاپور سے وہاڑی تک ہمراہ ہوں گے

ملک کے تمام باربر دارے اور حمام

نمازِ جمعہ کے اوقات میں بند رہا کریں گے

کراچی۔ پاکستان نیشنل ہیئر ڈریسرز فیڈریشن کے سیکرٹری جنرل مسٹر اسلام سلمانی نے اعلان کیا ہے کہ صدرِ مملکت جناب جنرل محمد ضیاء الحق صاحب کی اپیل پر لبیک کہتے ہوئے ہیئر ڈریسر محنت کشوں کی اس مرکزی نمائندہ تنظیم نے فیصلہ کیا ہے کہ ملک بھر کے تمام بیوٹی پارلروں، آرائشِ حسن کے کلینکوں، ہیئر ڈریسنگ سیلونوں، باربر دکانوں، اور حماموں میں آئندہ ہر جمعہ کو بارہ بجے سے تین بجے سہ پہر تک نمازِ جمعہ کے لیے سارا کاروبار مکمل طور پر بند رہا کرے گا۔

مسٹر اسلام سلمانی نے ملک کے تمام شہریوں سے ان اوقات کے دوران باربر داروں اور حماموں میں تشریف نہ لانے اور اپنی خدمت کے لیے اصرار نہ کرنے کی درخواست کی ہے تاکہ باربر برادری کے تمام افراد اسلامی ہدایات کے عین مطابق اپنا کاروبار بند رکھ کر نمازِ جمعہ کی ادائیگی کے لیے پوری طرح تیاری کر سکیں۔

جمعیۃ علماء اسلام ایک ملک گیر قومی پارٹی کی حیثیت سے ابھر رہی ہے

جمعیۃ اور قائد جمعیۃ کے تاریخ ساز کردار نے پوری قوم کو اپنی طرف متوجہ کر لیا ہے۔ زاہد الراشدی

جمعیۃ علماء اسلام کے مرکزی ناظم برائے تنظیمی امور ونشر و اشاعت مولانا زاہد الراشدی نے جمعیۃ کی رکن سازی کی رفتار پر اطمینان کا اظہار کیا ہے اور ضلع فیصل آباد۔ ضلع ساہیوال اور ضلع قصور کے چھ روزہ تنظیمی دورہ کے اختتام پر اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا ہے کہ قومی سیاست میں جمعیۃ علماء اسلام اور قائد جمعیۃ مولانا مفتی محمود مدظلہ کے تاریخ ساز کردار سے متاثر ہو کر ہر طبقہ اور مکتبِ فکر کے لوگ بھاری تعداد میں جمعیۃ میں شامل ہو رہے ہیں اور جمعیۃ ایک ملک گیر قومی سیاسی پارٹی کی حیثیت سے ابھر رہی ہے۔ آپ نے اس دوران جڑانوالہ، فیصل آباد، ٹانڈلیانوالہ، سمندری، گوجرہ، ٹوبہ ٹیک سنگھ، کمالیہ، چیچہ وطنی، ساہیوال، اوکاڑہ، پتوکی، بھائی پھیرو اور قصور میں جماعتی کارکنوں کے اجتماعات سے خطاب کیا اور رکن سازی کی رفتار کا جائزہ لیا۔

آپ نے کارکنوں پر زور دیا کہ وہ پورے جوش و خروش کے ساتھ رکن سازی کے کام کو آگے بڑھائیں اور اپنی صفوں میں نظم و ضبط اور ڈسپلن پیدا کریں۔

مہم رکنیت سازی

چیچہ وطنی میں رکنیت سازی کا کام بڑے زوروں پر ہو رہا ہے۔ کنوینر رکنیت سازی کمیٹی چیچہ وطنی چوہدری منیر اظہر ایڈووکیٹ نے علاقہ چیچہ وطنی کو درج ذیل سیکٹروں میں تقسیم کر کے ہر سیکٹر کا نگران مقرر کر دیا ہے۔ ہر نگران اپنے اپنے حلقہ میں تسلی بخش کام سرانجام دے رہا ہے۔

سیکٹر درج ذیل ہیں:

۱۔ شہر چیچہ وطنی۔۔۔ زیرِ نگرانی شیخ محمد حسن، غلام محمد فرازہ۔

۲۔ گنڈ شالہ۔۔۔ زیرِ نگرانی حکیم منظور احمد، حافظ مختار احمد۔

۳۔ غریب محلہ۔۔۔ زیرِ نگرانی حاجی دین محمد، مہر محمد دین آڑھتی۔

۴۔ شمشیر پورہ۔۔۔ زیرِ نگرانی انور علی زیدی شوکت علی۔

۵۔ چک نمبر ۴۵/۱۲۔ایل۔۔۔ زیرِ نگرانی۔۔۔ مولانا محمد ابراہیم۔

۶۔ چک نمبر ۴۲/۱۲۔ایل۔۔۔۔ زیرِ نگرانی۔ حافظ رب نواز، حافظ عبدالباقی۔

۷۔ چک نمبر ۱۶۸/۹۔ایل۔۔۔۔ زیرِ نگرانی، چوہدری بشیر احمد۔

۸۔ چک نمبر ۶۶/۱۲۔ایل۔۔۔ زیرِ نگرانی۔ مولانا محمد عبداللہ۔

۹۔ چک نمبر ۳۹/۱۲۔ایل۔۔۔ زیرِ نگرانی۔ حاجی عبداللطیف، چوہدری عبدالکریم۔

۱۰۔ چک نمبر ۱۰۹/۱۲۔ایل۔۔۔ زیرِ نگرانی چوہدری عبدالرشید۔

۱۱۔ چک نمبر ۱۰۹/۷۔آر۔۔۔۔ زیرِ نگرانی، حافظ محمد احمد، مولوی محمد یوسف۔

۱۲۔ کسووال۔۔۔۔ زیرِ نگرانی۔۔۔۔ رانا محمد ارشد بزاز

۱۳۔ بنگلہ اوکانوالہ۔۔۔۔ زیرِ نگرانی، ڈاکٹر عزیز الرحمٰن، مولوی عبدالوحید۔

مرکزی مجلسِ شوریٰ کا اجلاس ۶ جنوری کو لاہور میں ہوگا!

جمعیت علماءِ اسلام کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کا اجلاس ۳۰، ۳۱ دسمبر کو لاہور میں منعقد ہونے والا تھا۔ امیر مرکزیہ مولانا محمد عبد اللہ درخواستی صاحب مدظلہ کی اچانک معروفیات کی وجہ سے ملتوی کر دیا گیا ہے۔ اب یہ اجلاس ۶ جنوری بروز ہفتہ ۱۰ بجے صبح مدرسہ قاسم العلوم شیرانوالہ گیٹ لاہور میں مولانا محمد عبد اللہ درخواستی صاحب مدظلہ کے زیرِ صدارت منعقد ہوگا جس میں ملک کی تازہ ترین صورتحال اور جمعیت کی رکن سازی کی رفتار اور تنظیمی معاملات کا جائزہ لیا جائیگا۔۔۔

سیکرٹری جنرل مولانا مفتی محمود صاحب مدظلہ کے ارشاد پر شوریٰ کے تمام ارکان کو دعوت نامے جاری کر دیئے ہیں اگر کسی صاحب کو دعوت نامہ موصول نہ ہو تو وہ اس اطلاع کو دعوت نامہ تصور کریں۔

غلام اکبر سلیمانی، مرکزی ناظم دفتر، لاہور

شمولیت

صوفی بشیر احمد آڑھتی غلہ منڈی، حاجی مختار احمد آڑھتی غلہ منڈی، چوہدری محمد یسین، محمد امین صراف کے ہمراہ سینکڑوں کاشتکار، مزدور و تاجروں نے جمعیت میں شمولیت کا اعلان کرتے ہوئے حضرت مولانا محمد عبد اللہ درخواستی اور مولانا مفتی محمود کی قیادت پر اعتماد کا اظہار کیا۔

انور علی زیدی، ناظم دفتر
جمعیۃ علماء اسلام چیچہ وطنی۔

مولانا سید فضل الرحمان شاہ پر پابندیاں

جمعیت علمائے اسلام ضلع سرگودہا کے رہنما جمعیت صوبہ پنجاب کے مرکزی مبلغ حضرت مولانا سید فضل الرحمٰن صاحب احرار کا ضلع جھنگ، ضلع میانوالی میں دو ماہ کے لیے داخلہ بند کر دیا ہے۔ ضلع سرگودہا میں دو ماہ کی زبان بندی کر دی ہے۔ مدرسہ حسینیہ حنفیہ سلانوالی کا ایک ہنگامی اجلاس زیرِ صدارت حضرت مولانا قاری محمد یامین صاحب گوہر خطیب چنیوٹ منعقد ہوا۔ جس میں حافظ محمد ادریس نے قرار داد منظور کی اور ڈپٹی کمشنر ضلع سرگودہا، ڈپٹی کمشنر جھنگ اور ڈپٹی کمشنر میانوالی سے پُرزور مطالبہ کرتے ہوئے احتجاج کیا کہ سید فضل الرحمٰن شاہ صاحب پر سے پابندی ختم کر کے جاری کردہ احکامات واپس لے کر جمعیت علمائے اسلام کے لاکھوں کارکنوں اور دیگر اسلام سے محبت رکھنے والے عوام کو مطمئن کریں۔

یہ پابندی جمہوری نظام کے سراسر خلاف اور تبلیغِ دین میں زبردست رکاوٹ ہیں۔ پھر ایسے وقت میں جب کہ ملک میں اسلامی نظام کے آنے کی خوشخبری سننے والے ہیں اور ہمارے صدرِ مملکت نے بھی اس کا اظہار فرمایا ہے، خدا کرے جلد یہ دن دیکھنا نصیب ہو۔ (آمین)

وفاق المدارس العربیہ کی
مجلسِ شوریٰ کا اجلاس
۷ جنوری کو لاہور میں ہوگا

۷ جنوری بروز اتوار صبح دس بجے مدرسہ قاسم العلوم اندرون شیرانوالہ گیٹ لاہور میں وفاق المدارس العربیہ کی مجلسِ شوریٰ کا ایک اہم اجلاس فوری طور پر بلایا گیا ہے جس میں وفاق کو مؤثر بنانے اور دستور میں ترمیم کرنے پر بحث ہوگی۔

نوٹ: جن حضرات کو دعوت نامہ نہ پہنچے وہ اس اطلاع کو دعوت نامہ سمجھیں۔

(مولانا مفتی محمود)
ناظم اعلیٰ وفاق المدارس العربیہ پاکستان

سالانہ ختمِ نبوت کانفرنس

مجلس تحفظ ختمِ نبوت پاکستان کے زیرِ اہتمام ۲۶، ۲۷، ۲۸ دسمبر ۱۹۷۸ء بروز منگل، بدھ، جمعرات حسبِ سابق امسال بھی ۲۶ ویں سالانہ کُل پاکستان سالانہ ختم نبوت کانفرنس پبلک پارک چنیوٹ میں منعقد ہو رہی ہے۔

جس میں عمائدین حکومت پاکستان، اسلامی ممالک کے سفراء، قومی اتحاد کے وزراء اور ملک بھر سے مختلف مکاتبِ فکر کے علماء، خطباء، شعراء اور نامور رہنماؤں کو مدعو کیا گیا ہے۔ نظام مصطفےٰ کے نفاذ کی وجہ سے اس سال کانفرنس کو بہت زیادہ اہمیت حاصل ہو گئی ہے۔

مجلس تحفظ ختمِ نبوت پاکستان کا یہ پلیٹ فارم اپنی مثال آپ ہے جس میں دنیا بھر کے دیوبندی، بریلوی، شیعہ، اہلحدیث، سیاسی اور غیر سیاسی رہنما جمع ہو کر اسلامی نظام کی برکات، ملتِ اسلامیہ کے اتحاد، تحفظ عقیدہ ختمِ نبوت اور جہادِ اسلامی کی اہمیت جیسے اہم ترین موضوعات پر تقاریر کریں گے۔ وسیع انتظامات پر مشتمل اس کانفرنس کی تیاریاں زور و شور سے شروع ہیں۔ ملک بھر سے لاکھوں فرزندانِ توحید کی آمد متوقع ہے۔

اظہارِ اطمینان

جمعیت علماء اسلام کے مرکزی سیکرٹری اطلاعات اور مرکزی آرگنائزنگ کمیٹی کے سربراہ مولانا زاہد الراشدی نے جمعیت کی رکن سازی کی رفتار پر اطمینان کا اظہار کیا اور کہا ہے کہ قومی سیاست میں جمعیت علماء اسلام اور قائدِ جمعیت مولانا مفتی محمود کے تاریخ ساز کردار سے متاثر ہو کر ہر طبقہ اور مکتبِ فکر کے لوگ بھاری تعداد میں جمعیت علمائے اسلام میں شامل ہو رہے ہیں۔

آپ نے چھ روزہ تنظیمی دورہ کے دوران جڑانوالہ، فیصل آباد، تاندلیانوالہ، سمندری، گوجرہ، ٹوبہ ٹیک سنگھ، کمالیہ، چیچہ وطنی، ساہیوال، اوکاڑہ، پتوکی، بھائی پھیرو اور قصور میں جماعتی کارکنوں کے اجتماعات سے خطاب کیا اور رکن سازی کی رفتار کا جائزہ لیا۔

انہوں نے کارکنوں پر زور دیا کہ وہ اپنی صفوں میں نظم وضبط کو فروغ دیں اور جوش و خروش کے ساتھ رکن سازی کے کام کو مکمل کریں تاکہ جمعیت علمائے اسلام قومی سیاست میں پاکستان قومی اتحاد کے پلیٹ فارم پر زیادہ مؤثر اور مستحکم کردار ادا کر سکے۔



طلباء ہنگامی پروگراموں کی بجائے تنظیمی کاموں کی طرف زیادہ توجہ دیں۔ (ندیم اقبال اعوان)

جمعیۃ طلباء اسلام صوبہ بلوچستان کے انتخابات مکمل ہوگئے۔

ہم اس ملک میں علمائے حق کی قیادت میں اسلامی انقلاب برپا کرنے کے لئے میدان میں اترے ہیں ہمارا ماضی گواہ ہے کہ ہم ہر میدان میں حق کا پرچم سر بلند رکھا ہے۔ ہم انشاء اللہ آئندہ بھی پاکستان میں اسلامی انقلاب برپا کرنے کے لئے کسی بھی بڑی سے بڑی قربانی سے دریغ نہیں کریں گے۔ ان خیالات کا اظہار جمعیۃ طلباء اسلام پاکستان کے مرکزی نائب صدر جناب ندیم اقبال اعوان نے جمعیۃ طلباء اسلام ضلع سرگودھا کے انتخابات کے موقع پر دفتر جمعیۃ طلباء اسلام ضلع سرگودھا میں ایک عظیم الشان سٹوڈنٹس کنونشن سے کیا۔ مرکزی نائب صدر نے جمعیۃ طلباء اسلام ضلع سرگودھا کی کارکردگی کو سراہتے ہوئے کہا کہ مجھے امید ہے کہ آپ لوگوں نے اگر محنت خلوص اور لگن سے کام جاری رکھا تو انشاء اللہ وہ دن دور نہیں جب سرگودھا میں جمعیۃ طلباء اسلام ایک خدائی جماعت کی صورت اختیار کر جائے گی۔

دریں اثنا ایک پیغام کے ذریعے مرکزی نائب صدر جناب ندیم اقبال اعوان نے طلباء کو ہدایت کرتے ہوئے ایک پیغام میں کہا ہے کہ وہ ہنگامی پروگراموں کی بجائے تنظیمی امور کی طرف زیادہ توجہ دیں آپ نے کہا کہ ہمیں زیادہ سے زیادہ اپنی اصلاح کی طرف توجہ دینی چاہیئے۔ کیونکہ اپنی زندگیوں میں انقلاب کے بغیر ملک میں اسلامی نظام کا خواب پورا نہیں ہوگا۔ آپ نے اپنے پیغام میں کارکنوں کو مساوات سازی کی مہم کو مزید کامیاب بنانے کی تلقین کی ہے۔

مرکزی مجلس شوریٰ کا اجلاس

جمعیۃ طلباء اسلام پاکستان کی مرکزی مجلس شوریٰ کا ایک اجلاس ۲۸-۲۹ دسمبر کو مدرسہ قاسم العلوم شیرانوالہ گیٹ لاہور میں منعقد ہوگا۔ دعوت نامے جاری کر دیئے گئے ہیں۔ دعوت نامہ نہ ملنے کی صورت میں اطلاع ہذا کو دعوت نامہ سمجھئے اور وقت مقررہ پر تشریف لائیے۔

ضلع سرگودھا۔ عظیم الشان اجتماع

اور انتخاب :

گذشتہ روز جمعیۃ طلباء اسلام ضلع سرگودھا کی مجلس عمومی کا ایک اجلاس زیر صدارت جناب ندیم اقبال اعوان مرکزی نائب صدر جمعیۃ طلباء اسلام پاکستان منعقد ہوا۔ اور اتفاق رائے سے درج ذیل انتخاب عمل میں لایا گیا۔

صدر :۔ رانا افضال احمد

نائب صدر :۔ ملک رفیع

ناظم عمومی :۔ ملک ظفر اترا

ناظم :۔ تصور حسین

ناظم اطلاعات :۔ خلیل الرحمٰن

ناظم مالیات :۔ محمد ممتاز

سرپرست :۔ حاجی ملک محمد اسلم کھچیلہ

دریں اثنا اس اجلاس سے قبل ایک عظیم الشان اجتماع زیر صدارت جناب حاجی ملک محمد اسلم کھچیلہ منعقد ہوا۔ جس میں سینکڑوں کالجوں کے طلباء نے شرکت کی۔ اس اجلاس سے جناب ندیم اقبال اعوان مرکزی نائب صدر جمعیۃ طلباء اسلام پاکستان نے مفصل خطاب فرماتے ہوئے جمعیۃ کے اغراض و مقاصد پر روشنی ڈالی۔ مرکزی نائب صدر کے علاوہ جناب رانا افضال احمد۔ حضرت مولانا ضیاء الحق ظہیر اور دیگر سٹوڈنٹس راہنماؤں نے بھی اجتماع سے خطاب کیا۔

شاہ پور صدر۔ ضلع سرگودھا۔ انتخاب

صدر :۔ تصور حسین

نائب صدر :۔ آصف شیر

ناظم عمومی :۔ حافظ عبدالجبار

ناظم :۔ رانا خالد بشیر

ناظم اطلاعات :۔ راجہ آصف حسین

ناظم مالیات :۔ حافظ نوید احمد

سرپرست :۔ مولانا غلام محی الدین

بلوچستان۔

گذشتہ روز جمعیۃ طلباء اسلام صوبہ بلوچستان کے انتخابات عمل میں آئے اور اتفاق رائے سے درج ذیل حضرات عہدیداران منتخب ہوئے۔

صدر :۔ جناب عبدالغفور حیدری بلوچ

نائب صدر اوّل :۔ عبداللہ جان۔ سلیمان خیل سائنس کالج کوئٹہ۔

نائب صدر دوئم :۔ عبدالسلام۔ بولان میڈیکل کالج کوئٹہ

نائب صدر سوئم :۔ خلیل الرحمٰن بنگلزئی۔ گورنمنٹ ڈگری کالج مستونگ۔

ناظم عمومی :۔ محمد قاسم شابوی

ناظم اوّل :۔ اسحاق عبداللہ صفوی۔

ناظم دوئم :۔ نوروز خان بلوچ

ناظم اطلاعات :۔ نظام الدین پانیزئی

ناظم مالیات :۔ حسام الدین اچکزئی

نوٹ :۔ جمعیۃ طلباء اسلام بلوچستان کے انتخاب کے بارے میں تفصیل آئندہ ترجمان میں پڑھئے۔

مدرسہ جامعہ مدنیہ۔لاہور۔انتخاب

صدر :۔ جناب محمد یٰسین

نائب صدر اوّل :۔ جناب محمد امین اللہ عثمانی

نائب صدر دوئم :۔ جناب مولانا عبدالکریم

ناظم عمومی :۔ جناب عبدالرحیم

ناظم :۔ جناب امان اللہ

ناظم اطلاعات :۔ جناب ثناءاللہ

ناظم مالیات :۔ جناب محمد اقبال۔

فہرست ۔ مجلس عمومی برائے صوبہ پنجاب

جمعیۃ طلباء اسلام صوبہ پنجاب کے انتخابات ۲۸-۲۹ دسمبر کو لاہور میں منعقد ہو رہے ہیں اس سلسلہ میں تادم تحریر جن اضلاع سے صوبائی مجلس عمومی کی مکمل فہرستیں موصول ہوئی ہیں انہیں شائع کیا جا رہا ہے فہرست درج ذیل ہے۔

ضلع گوجرانوالہ

۱۔ میاں محمد عارف ولد رحیم بخش ۱۴ سفینہ کلاتھ مارکیٹ گوجرانوالہ

۲۔ محمد فاروق بشیخ ولد حاجی محمد شیخ ۵۔ نور باوا گوجرانوالہ۔

۳۔ عبدالوحید شہزاد ولد شیخ عبدالمجید گلی ٹال والی کالج روڈ گوجرانوالہ۔

۴۔ ظفر یسین بٹ ولد محمد یوسف بٹ محلہ شریف پورہ گکھڑ ضلع گوجرانوالہ۔

۵۔ عمران شاہد رانا ولد محمد عالم رانا محلہ کشمیریاں گکھڑ ضلع گوجرانوالہ۔

۶۔ سیف اللہ خالد ولد منظور احمد مدرسہ اشرفیہ دینکے روڈ حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ۔

۷۔ رائے گلزار حسین ولد نذیر احمد صدر جمعیۃ طلباء اسلام پنڈی بھٹیاں ضلع گوجرانوالہ۔

۸۔ ریاض احمد طاہر ولد دوست محمد پنڈی بھٹیاں ضلع گوجرانوالہ۔

۹۔ محمد ظہیر میر ولد میر محمد اشرف گلی ٹھٹھیاران بازار تھانیوالا گوجرانوالہ۔

۱۰۔ محمد یونس ربانی ولد محمد ابراہیم جامع مسجد مدنی بیرون ایمن آباد روڈ نوشہرہ ورکاں ضلع گوجرانوالہ۔

۲۔ ضلع گجرات

۱۔ ذوالفقار احمد مکان نمبر ۲ سرائے عالمگیر ضلع گجرات

۲۔ انور علی دھلوی سرائے عالمگیر ضلع گجرات

۳۔ ضلع جہلم۔

۱۔ شیخ محمد اکبر مشین محلہ نمبر ۲ جہلم شہر

۲۔ راجہ ظفر اقبال گلی تحصیل داراں جہلم شہر

۳۔ شاہد احمد شیخ c/o شیخ محمد اکبر مشین محلہ نمبر ۲ جہلم شہر

۴۔ منور اقبال چشتی ۔چشتی الیکٹرک شاپ چشتی محلہ نمبر ۲ جہلم شہر

۴۔ ضلع اٹک۔

۱۔ قاضی محمد راشد الحسینی محلہ مدنیہ اٹک شہر

۲۔ عبدالحمید محلہ گلی مسجد اٹک شہر

۳۔ قاری شمس الحق مشتاق اشاعت القرآن حضرو ضلع اٹک

۴۔ عبدالرؤف ربانی بہبودی براستہ حضرو ضلع اٹک

۵۔

۵۔ ضلع ملتان

۱۔ محمد اختر c/o صدر پاکستان قومی اتحاد شجاع آباد ضلع ملتان۔

۲۔ لیاقت قریشی c/o صدر پاکستان قومی اتحاد شجاع آباد ضلع ملتان

۳۔ صفدر سلیم شاہد c/o میاں منظور احمد ایڈووکیٹ سینما روڈ خانیوال

۴۔ افضل صفی c/o محمد عارف جنرل سیکرٹری جمعیۃ طلباء اسلام تحصیل کبیروالا مدرسہ دارالعلوم کبیروالا ضلع ملتان۔

۵۔ عزیز الرحمٰن } c/o شیخ محمد یعقوب دفتر جمعیۃ طلباء اسلام لوہاری

۶۔ عبدالرحمٰن }

۷۔ عبدالمتین قریشی گیٹ بالمقابل شفاخانہ حیوانات ملتان۔

۶۔ ضلع مظفر گڑھ

۱۔ طالب حسین ضیاء c/o انور فوٹو اسٹوڈیو گورنمنٹ بس سٹاپ مظفر گڑھ۔

۲۔ 〃 〃 〃 〃 〃 〃

۷۔ ڈیرہ غازی خان

۱۔ عبدالخالق بابر وارڈ نمبر ۱ ڈیرہ غازی خان

۲۔ 〃 〃 〃 〃 〃

۸۔ ضلع سرگودھا۔

۱۔ رانا افضال احمد c/o رانا محمد الیاس مکان نمبر ۴۴ بلاک نمبر ۲۳ سرگودھا۔

۲۔ ملک رفیع احمد مکان نمبر ۲۔۱۷۹ اجوبر آباد ضلع سرگودھا

۳۔ ملک محمد ظفر اکرام c/o رانا محمد الیاس مکان نمبر ۴۴ بلاک ۲۳ سرگودھا۔

۴۔ محمد ممتاز راجہ c/o سب رس مرکز جہاد دریاں ضلع سرگودھا

۵۔ تصور حسین c/o اختر منزل شاہ پور صدر سرگودھا۔

۹۔ ضلع جھنگ

۱۔ محمد حفیظ خان وارڈ نمبر ۷ چاہ میران والہ نزد گورنمنٹ گرلز مڈل اسکول چک جنوبی جھنگ شہر ضلع جھنگ

۲۔ مہر افتخار احمد c/o محمد اقبال شیروانی کورٹ روڈ جھنگ

۳۔ محمد زمان c/o دفتر جمعیۃ طلباء اسلام شورکوٹ شہر نزد ٹاؤن کمیٹی شورکوٹ شہر

۴۔ محمد انور جاوید c/o 〃 〃 〃 〃

۵۔ غلام مصطفےٰ c/o واحد کریانہ سٹور محلہ گرمھا چنیوٹ ضلع جھنگ

۶۔ ملک خلیل احمد محلہ راجے والی چنیوٹ ضلع جھنگ۔

دار العلوم اور مسائل

اِس عنوان کے تحت ہم روزمرّہ کے مسائل پر مراسلات شائع کرتے ہیں۔ ایڈیٹر کے نام خطوط خوشخط جامع مختصر اور صفحہ کے ایک جانب تحریر ہونے چاہئیں ایسے مراسلے شامل اشاعت نہیں ہوں گے جو کاغذ کے ہر دو اطراف طویل اور جن پر مراسلہ نگار کا مکمل پتہ نہیں ہوگا۔ مراسلات اِس پتہ پر بھیجیں: شعبۂ دار العلوم و مسائل ہفت روزہ ترجمان اسلام چوک رنگ محل لاہور

جعلی میڈیکل بل کے تدارک کے لیے اہم تجاویز

گزشتہ سات آٹھ سالوں سے سرکاری ملازمین کو جو میڈیکل بجٹ دیا جاتا ہے اور جس بے دردی اور بے انصافی سے اس مد میں لوٹ کھسوٹ جاری ہے' وہ ناقابل بیان ہے۔ ۹۵ فیصد ملازمین کو اس کے جائز استعمال سے محروم رکھا جاتا ہے۔ بیورو کریسی کے منظور نظر ۵ فیصد ملازمین اس میڈیکل بجٹ کو اپنی میراث بنائے ہوئے ہیں۔

ڈاکٹروں کو جعلی میڈیکل بل بناتے اور دستخط کرنے سے فرصت نہیں ملتی اور سرکاری ملازمین بھی فرائضِ منصبی کی طرف توجہ دینے کی بجائے جعلی میڈیکل بل بنواتے کے پیچھے پیچھے بھاگتے رہتے ہیں۔ اس طرح سرکاری ملازمین کی کارکردگی بُری طرح متاثر ہوئی ہے۔ لاکھوں سرکاری ملازم، ڈاکٹر، کیمسٹ اور فنانس کا عملہ اپنے ضمیر اور مسلمانی سے ہاتھ دھو بیٹھے ہیں۔

یہ بے ایمانی کے جراثیم معاشرہ میں نہایت تیزی سے پھیل رہے ہیں۔ خصوصاً پچھلے دو سال سے انتہا ہو گئی ہے۔

بہتر ہوگا کہ آؤٹ ڈور میڈیکل بلز بالکل بند کر دیئے جائیں اور مندرجہ ذیل شرح سے میڈیکل الاؤنس تنخواہ کے ہمراہ ملازمین کو دے کر اصلاحِ معاشرہ اور حکومت کا اہم مقصد پورا کیا جائے۔ سرکاری خزانے پر اندازاً سالانہ دو کروڑ روپیہ سے زیادہ بوجھ ہرگز نہیں پڑے گا۔ نیز اس مہنگائی میں ملازمین کو میڈیکل الاؤنس کی صورت میں کچھ اضافی رقم ہاتھ آئے گی کس قدر ان کی دلجوئی ہوگی۔

۱۔ سرکاری ملازم غیر شادی شدہ بلا امتیاز مرتبہ ۔/۲۰ روپے ماہوار
۲۔ " " شادی شدہ " " ۔/۳۰ " "
۳۔ " " ۳ بچے تا ۵ تک خاندان ۔/۴۰ " "
۴۔ " " ۵ افرادِ خانہ سے زائد ۔/۵۰ " "

امید ہے اربابِ اختیار ہماری تجویز پر ٹھنڈے دل سے غور کرنے کے بعد اس کو نہ صرف مفید پائیں گے بلکہ اصلاحِ معاشرہ و حکومت، ملازمین کے لیے ضروری قرار دے کر فوری احکامات صادر کر کے ۹۵٪ سرکاری ملازمین کو ان کا جائز حق دلوائیں گے۔ اور سرکاری ملازمین کے لیے چور دروازہ بند کر کے اصلاحِ معاشرہ کا اہم مقصد پورا کرنے کے لیے قدم بڑھائیں گے۔

(محمد یوسف، بہادر خیل ضلع کوہاٹ)

جڑانوالہ پولیس کی درندگی

میں آپ کے مؤقر جریدے کی وساطت سے ریلوے تھانہ پولیس جڑانوالہ کی زیادتی سے مقامی انتظامیہ اور حکومت کو مطلع کرنا چاہتا ہوں۔

مجھے مورخہ ۴ دسمبر ۷۰ء کو ریلوے تھانہ جڑانوالہ پولیس نے بغیر کوئی وجہ بتائے بازار سے گرفتار کر لیا اور تھانہ کی حوالات میں تقریباً ڈھائی گھنٹے تک محبوس رکھا۔ بعدازاں مجھے دوسرے کمرے میں لے گئے جہاں سکریپ اور ٹیلی فون کی تار رکھی ہوئی تھی اور بذریعہ تشدد مجھے اس بات پر مجبور کیا کہ میں ان سکریپ مرچنٹوں کے نام بتاؤں جن سے ان کو رشوت مل سکتی تھی، لیکن میں نے انکار کیا، کیونکہ میرا کسی سکریپ مرچنٹ سے کوئی تعلق نہیں ہے، اور نہ میں جانتا ہوں۔

اس پر حوالدار محسن خان، ایس ایچ او، ملک محمد شریف اور سپاہی مشتاق احمد نے مل کر مجھ پر وحشیانہ تشدد کیا۔ تشدد سے میری ایک آنکھ کی بینائی جاتی رہی ہے۔

بعد ازاں عدالت جڑانوالہ نے مجھے بے گناہ ثابت کرتے ہوئے ان کی حراست سے باعزت طور پر بری کر دیا۔ اب ریلوے تھانہ پولیس مجھے جان سے مارنے کی دھمکیاں دے رہے ہیں۔

اس تھانہ کے پولیس حکام حد سے زیادہ رشوت خور ہیں۔ اس کا ثبوت میرے پاس موجود ہے۔ مارشل لاء انتظامیہ اور مقامی انتظامیہ سے درخواست ہے کہ جڑانوالہ کے مزدوروں اور غریبوں کو پولیس کے ظلم و تشدد سے نجات دلائی جائے۔

(محمد طفیل، جڑانوالہ شہر)

غنڈوں کا سدِ باب کیا جائے

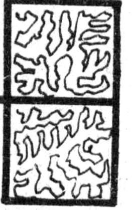
تقریباً تین سال سے ہمارے کوچہ مسمّی باداش تحصیل زہری ضلع خضدار جو ایک پس ماندہ علاقہ ہے' ایک بورنگ لگایا گیا ہے لیکن اس پر عمل درآمد نہیں ہو رہا ہے اور غریب نادار لوگوں کا استحصال ہو رہا ہے، کیونکہ غنڈے جو اس سے قبل پی پی سے وابستہ تھے' غریبوں سے سالانہ کے نام سے مال لوٹ رہے ہیں۔

حکامِ بالا سے مؤدبانہ گذارش ہے کہ ان درندوں کا سدِ باب کیا جائے اور بورنگ کے کام کو تیزی سے مکمل کیا جائے، کیونکہ غریب لوگ پندرہ میل دور سے اونٹوں پر پانی لاتے ہیں۔

(متعدد افراد کے دستخط، ضلع خضدار)

اپنے فارغ وقت میں
ترجمان اسلام کا مطالعہ کیجیے





ملّت اسلامیہ کے بطلِ جلیل مفکّرِ اسلام حضرت مولانا مُفتی محمود مدظلہ کو خراجِ تحسین پیش کرتے ہیں، جنہوں نے مسلسل علالت کے باوجود اپنی شبانہ روز اَن تھک اور جانگداز کوششوں سے ملک کو اسلام کے نظامِ عدل کے نفاذ کی منزل کے قریب کر دیا۔

"ہم حضرت مولانا عبداللہ درخواستی مدظلہ۔ حضرت مولانا مُفتی محمود کو ہر قسم کے تعاون کا یقین دلاتے ہیں"

منجانب: حاجی محمد صدیق کمیشن ایجنٹ، غلہ منڈی خوشاب
صدر پی۔ این۔ اے، خوشاب، ضلع سرگودھا

مدرسہ عربیہ اعزاز العلوم (رجسٹرڈ) تلمبہ تحصیل خانیوال ضلع ملتان

بیادگار شیخ الفقہ والادب حضرت مولانا اعزاز علی سابق صدر مدرس دار العلوم

سنگ بنیاد، ۱۹۶۸ء بدست مولانا سید نیاز احمد شاہ گیلانی رح

مدرسہ عرصہ دس سال سے علاقہ میں دینی، تدریسی، تبلیغی، اصلاحی خدمات سرانجام دے رہا ہے۔ مدرسہ میں حفظ و ناظرہ کا بہترین انتظام ہے ● مدرسہ میں ۲۰ بیرونی طلبہ اور یک صد مقامی طلبہ تعلیم اسلامی کے زیور سے آراستہ ہو رہے ہیں ● جن کی تربیت دو قابل و مستند اساتذہ فرما رہے ہیں ● مسافر طلبہ کی رہائش کا اور خوراک کا مدرسہ کفیل ہے

مخیر حضرات اپنے صدقات، خیرات، عطیات، زکوٰۃ دیتے وقت مدرسہ کو یاد رکھیں

الداعی الی الخیر: (مولانا) عبداللطیف قریشی مہتمم مدرسہ ہذا و اراکین انجمن مدرسہ تلمبہ ضلع ملتان